ہندو دھرم میں شادی (وِواہ)
کا
طریقہ اور وراثت کی تقسیم

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
(استاذ: دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ وصدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن
ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ، یوپی، الھند

جملہ حقوق محفوظ

U-151

نام : ہندو دھرم میں شادی (وِواہ) کا طریقہ اور وراثت کی تقسیم

مصنف : مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

ناشر : مکتبہ پیامِ امن، ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ

اردو ایڈیشن : جدید ایڈیشن مع اضافہ شدہ

تعداد کتب : ۱۰۰۰

سال : ۲۰۱۲ء

قیمت : ۰۰۰

Writer :	Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi
Book Name:	Hindu Dharm Me Shadi Vivah Ka Tariqa.....
Publisher :	Maktaba Payam-e-Amn, Nadwa Road,Daliganj,lucknow 226020, UP, India
Website:	www.islamicjpamn.org
E-Mail:	tasneemlko2012@gmail.com
Phone No.	9984490150, 9919042879

ملنے کے پتے

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)	05222741539
۲۔ نیو سلور بک ایجنسی، 14، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی	0522-27415
۳۔ الفرقان بکڈپو، نظیر آباد ۳ (لکھنؤ)	9936635816
۴۔ سبحانیہ بک ڈپو، نیا محلہ، جبل پور، مدھیہ پردیش	9424708020
۵۔ ستیہ فاؤنڈیشن 182-A 5 گرین لینڈ کیمپس، پوکھر پور، کانپور	9935044343
۶۔ مکتبہ شباب جدید، ندوہ روڈ، لکھنؤ	9198621671
۷۔ مکتبہ شاہ ولی اللہ جامع مسجد، دیوبند	8439650526

فہرست

مقدمہ ۷
ہندو دھرم میں وواہ (شادی) کی اہمیت ۹
چاروں آشرم کا مختصر تعارف ۱۰
۱۔ برہماچریہ (ब्रह्मचर्य आश्रम) ۱۰
۲۔ گرہستھ آشرم (गृहस्थ आश्रम) ۱۰
۳۔ وانا پرستھ (वानप्रस्थ आश्रम) ۱۰
۴۔ سنّیاس آشرم (संन्यास आश्रम) ۱۱
گرہستھ آشرم (गृहस्थ आश्रम) کا تفصیلی ذکر ۱۱
گرہستھ آشرم کی اہم خصوصیات ۱۱
منواسمرتی (मनुस्मृति) کے مطابق ۱۱
ہندو مذہب میں شادی (وِواہ) کی قسمیں ۱۴
۱۔ براہماوِواہ (ब्राह्म विवाह) ۱۴
۲۔ دیووِواہ (दैव विवाह) ۱۵
۳۔ آرش وِواہ (आर्ष विवाह) ۱۶
۴۔ پرجاپتیہ وِواہ (प्राजापत्य विवाह) ۱۷
۵۔ اسُر وِواہ (असुर विवाह) ۱۸
۶۔ گندھروِواہ (गन्धर्व विवाह) ۱۹
۷۔ راکشس وِواہ (राक्षस विवाह) ۲۰
۸۔ پیشاچ وِواہ (पैशाच विवाह) ۲۰
ہر ذات میں الگ الگ طرح سے شادی ۲۲
برہمن کا وِواہ ۲۳
چھتریوں کا وِواہ ۲۳

ویش اور شودر کا وِواہ ۲۴
ویدک وواہ سنسکار (वेदिक विवाह संस्कार) ۲۴
ویدک وواہ سنسکار کے بنیادی اصول ۲۵
۱۔ دھارمک بندھن (सहधर्मिणी) ۲۵
۲۔ آگنی ساکشی (अग्नि साक्षी) ۲۵
۳۔ سپت پدی (سات قدم/सप्तपदी) ۲۶
سپت پدی سات قدم، سات وعدے ۲۷
۱۔ پہلا قدم رزق اور ضروریاتِ زندگی ۲۸
۲۔ دوسرا قدم طاقت اور تحفظ ۲۸
۳۔ تیسرا قدم معاشی استحکام اور خوشحالی ۲۸
۴۔ چوتھا قدم محبت، عزت اور روحانی دوستی ۲۹
۵۔ پانچواں قدم خاندان اور نسل کی پرورش ۲۹
۶۔ چھٹا قدم غم خوشی میں ساتھ اور وفاداری ۲۹
۷۔ ساتواں قدم ابدی رفاقت اور رشتے کی تکمیل ۳۰
وِواہ سنسکار کا وقت ۳۰
وِواہ سنسکار سے قبل کے اعمال ۳۲
۱۔ سگائی (वाग्दान) ۳۲
۲۔ (तिलक) تحفہ کے ساتھ پوجا ۳۳
دوار پوجن، دیو آہوان، اور گنیش پوجن ۳۳
۳۔ لڑکی کی گود بھرائی ۳۴
۴۔ پیلی چٹھی/لگن پتریکا ۳۵
۵۔ بھات نیوتنا (भात न्योतना) ۳۵
۶۔ بیاہ ہاتھ (ब्याह हाथ) ۳۶
۷۔ رت جگا اور تھاپا ۳۶

۸۔ ہری دراہست/حل دھات (हलधातु یا हल्दी / हरिद्रा–हस्त).....۳۷
۹۔ بان (बान) یعنی تیل چڑھانا/ ہلدی کی رسم.....۳۷
۱۰۔ منڈپ پوجن (मण्डप-पूजन) یا منڈھا (मंढा).....۳۸
۱۱۔ گھڑ چڑھی (घोड़ा-चढ़ी) اور بارات.....۳۹
۱۲۔ استقبالِ بارات، کورٹھ اور دوار پوجا (कोरठ एवं द्वार-पूजा).....۴۰
۱۳۔ تورڑ ڈُھلاؤ یا بروٹھی (ब्रोठी / तोरण ढलाव).....۴۱
ویدک وِواہ سنسکار کے بنیادی مراحل.....۴۱
۱۔ ور پوجن (वर पूजन).....۴۱
۲۔ ورنا/ ور مالا (जयमाला / वरमाला) قبولیت اور رضامندی.....۴۲
۳۔ کنیادان (कन्यादान) مقدس ترین دان.....۴۲
۴۔ پانی گرہن (पाणिग्रहण) ہاتھ پکڑ کر عہد.....۴۳
۵۔ آگنی یگیہ/ ہَون (हवन / अग्निहोम) آگ کو گواہ بنانا.....۴۴
۶۔ سات پھیرے सप्त-फेरे / अग्नि-प्रदक्षिणा.....۴۴
۷۔ سپت پدی/ سات قدم (सप्तपदी) شادی کی تکمیل.....۴۵
خلاصۂ سپت پدی.....۴۶
سات قدم ذرائع زندگی اور ذمہ داری.....۴۶
سماجی و معاشی فرائض.....۴۶
وامانگی (वामभाव/ بائیں جانب بیٹھنا).....۴۷
نکاح/ وِواہ کا مکمل ہونا.....۴۷
۸۔ گرہ پرویش (गृह-प्रवेश) دلہن کا گھر میں استقبال.....۴۷
ہندو دھرم میں وِراثت کی تقسیم.....۴۹
منواسمرتی کے مطابق تقسیم.....۵۰
خلاصہ.....۵۲
ورن ویوستھا (वर्ण व्यवस्था) کا مختصر تعارف.....۵۴

شادی، وراثت اور پیشوں پر ورن ویوستھا کے اثرات ٥٦
ہندو دھرم میں بیویوں کی تعداد اور ورن کے مطابق شادی ٥٧
منواسمرتی (मनुस्मृति) کے مطابق: ٥٨
وسشٹھ دھرم سوتر (वसिष्ठ धर्मसूत्र) کے مطابق: ٥٨
بوڈھاین دھرم سوتر (बौधायन धर्मसूत्र) کے مطابق: ٥٨
برہما (ब्रह्मा) کی بیویوں کی تعداد ٥٩
وِشنو (विष्णु) کی بیویوں کی تعداد ٦٠
مہیش/مہادیو/شیو (शिव/महादेव/महेश) کی بیویوں کی تعداد ٦٢
شری رام (राम) کی پتنی ٦٣
شری کرشن (कृष्ण) کی بیویوں کی تعداد ٦٤
شری کرشن کی 8 پٹرانیوں کے نام ٦٥
16000 بیویوں کا ذکر ٦٦
16108 بیویوں کا ذکر ٦٦
راجہ دشرتھ (राजा दशरथ) کی بیویاں ٦٧
ارجن (अर्जुन) کی پتنیوں کی تعداد ٦٧
خلاصہ ٦٨

❁❁❁



مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین، نبینا محمد ﷺ، وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین۔

مذہب انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ ہر مذہب اپنے ماننے والوں کے لیے عبادات، اخلاق، خاندانی نظام، معاشرتی تعلقات اور مالی معاملات کے ایسے اصول متعین کرتا ہے جن کے مطابق ان کی پوری زندگی استوار ہوتی ہے۔ انہی بنیادی شعبوں میں شادی (وِواہ) اور وراثت کا نظام بھی شامل ہے، جو کسی بھی معاشرے کے استحکام، خاندانی بقا اور معاشی توازن میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

ہندو مذہب دنیا کے قدیم ترین مذاہب میں شمار ہوتا ہے، جس میں شادی کو محض سماجی معاہدہ نہیں بلکہ ایک مقدس سنسکار (संस्कार) اور مذہبی فریضہ تصور کیا جاتا ہے۔ وِواہ کے ذریعے دو افراد ہی نہیں بلکہ دو خاندان ایک روحانی اور سماجی بندھن میں منسلک ہوتے ہیں۔ شادی کی مختلف رسومات، منتر، سنسکار، سپت پدی، کنیادان، منگل سوتر، سندور اور دیگر مذہبی اعمال ہندو تہذیب کا اہم حصہ ہیں، جنہیں نسل در نسل مذہبی روایت کے طور پر منتقل کیا جاتا رہا ہے۔

اسی طرح وراثت کا نظام بھی ہندو مذہب میں ایک اہم قانونی اور مذہبی موضوع ہے۔ قدیم دھرم شاستروں، منواسمرتی، یاجنیہ والکیہ اسمرتی اور دیگر گرنتھوں میں جائیداد کی تقسیم، وارثوں کے حقوق، مشترکہ خاندانی نظام اور مختلف ادوار میں وراثتی قوانین کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

بعد کے زمانوں میں ان قوانین میں مختلف اصلاحات بھی ہوئیں، جن کی بنیاد پر موجودہ ہندوستان میں ہندو وراثتی قانون (Hindu Succession Act) نافذ ہے۔ اس لیے قدیم مذہبی نظریات اور جدید قانونی صورتِ حال دونوں کو سمجھنا علمی اعتبار سے نہایت ضروری ہے۔

برصغیر میں صدیوں سے ہندو اور مسلمان ایک ساتھ رہتے آئے ہیں، اس لیے تقابلی مذاہب، دعوتِ اسلام، اسلامیات، قانون، سماجیات اور تاریخ کے طلبہ و محققین کے لیے ہندو مذہب کے خاندانی نظام سے واقفیت ایک اہم علمی ضرورت ہے۔ افسوس کہ اردو زبان میں ایسی کتابیں بہت کم ہیں جو ہندو مذہب کی شادی کی رسومات اور وراثت کے نظام کو مستند ہندو مصادر کی روشنی میں یکجا، منظم اور تحقیقی انداز میں پیش کرتی ہوں۔

اسی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔ اس میں ہندو مذہب میں وِواہ کی مذہبی حیثیت، شادی کی مختلف اقسام، ویدک وِواہ سنسکار، شادی سے قبل، دورانِ شادی اور بعد کی اہم رسومات، سپت پدی، کنیادان، منگل سوتر، سندور، گرہستھ آشرم، نیز ہندو مذہب میں وراثت کی تقسیم کے بنیادی اصول، مستند مذہبی حوالوں کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں، تاکہ قاری اصل ہندو مصادر کی روشنی میں ان موضوعات کو صحیح انداز میں سمجھ سکے۔

ہماری کوشش رہی ہے کہ اس کتاب میں کسی مذہب یا اس کے پیروکاروں کے بارے میں تعصب یا تحقیر کا انداز اختیار نہ کیا جائے، بلکہ علمی دیانت، تحقیق اور اصل مذہبی مراجع کی روشنی میں حقائق کو پیش کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو قبول فرمائے، اسے داعیوں کی رہنمائی، علمِ نافع اور انسانیت کی ہدایت کا ذریعہ بنائے، اور مصنف، ناشر اور تمام قارئین کے لیے دنیا و آخرت میں خیر و برکت کا سبب بنائے۔ والسلام



مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

استاذ: دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۱۰ محرم ۱۴۳۳ھ مطابق 27-06-2011

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہندو دھرم میں وِواہ (شادی) کی اہمیت

ہندو دھرم میں وِواہ سنسکار صرف ایک معاشرتی ضرورت نہیں بلکہ ایک دھارمک (مذہبی) اور روحانی فریضہ سمجھا جاتا ہے۔ سولہ سنسکاروں (षोडश संस्कार) میں شامل ہونے کی وجہ سے اسے انسان کی زندگی کے مقدس ترین اعمال میں شمار کیا جاتا ہے۔ شادی کے ذریعے انسان گرہستھ آشرم (गृहस्थ आश्रम) میں داخل ہوتا ہے، جو چار آشرموں میں سب سے اہم اور عملی مرحلہ مانا جاتا ہے، کیونکہ اسی دور میں انسان خاندان کی تشکیل، اولاد کی پرورش، والدین کی خدمت، مہمان نوازی، یگیہ، دان، سماجی خدمت اور مذہبی فرائض کی ادائیگی کا ذمہ دار بنتا ہے۔

ہندو روایات کے مطابق دیگر تینوں آشرم بھی کسی نہ کسی درجے میں گرہستھ آشرم پر انحصار کرتے ہیں، کیونکہ معاشی وسائل اور سماجی استحکام اسی مرحلے سے حاصل ہوتے ہیں۔

ہندو مذہبی فکر کے مطابق وِواہ کا مقصد صرف جسمانی یا دنیاوی رفاقت نہیں بلکہ دھرم (धर्म) کی پابندی، پرجا (اولاد) کی افزائش، خاندان کے تسلسل، پتر رِن (पितृ ऋण) کی ادائیگی، اور مذہبی و خاندانی روایات کے تحفظ کو یقینی بنانا بھی ہے۔

اسی لیے شادی کو ایک مقدس بندھن اور دائمی سنسکار سمجھا جاتا ہے، جس میں میاں بیوی کو مذہبی رسومات، یگیہ، تہواروں اور خاندانی ذمہ داریوں میں ایک دوسرے کا شریک تصور کیا جاتا ہے۔ اس بنا پر وِواہ نہ صرف فرد کی ذاتی زندگی بلکہ خاندان، معاشرے اور

دھرم کے استحکام کا بنیادی ستون قرار دیا جاتا ہے۔

چاروں آشرم کا مختصر تعارف

ہندو دھرم میں آشرم (आश्रम) سے مراد انسانی زندگی کے وہ چار مرحلے ہیں جن کے ذریعے انسان کی ذاتی، خاندانی، سماجی اور روحانی زندگی کو منظم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس نظام کے مطابق ہر انسان اپنی عمر اور ذمہ داریوں کے اعتبار سے مختلف ادوار سے گزرتا ہے۔ ان چاروں آشرموں کا مقصد انسان کی تعلیم و تربیت، خاندان کی تشکیل، معاشرتی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور آخر میں دنیاوی وابستگیوں سے کنارہ کش ہو کر روحانی زندگی کی طرف توجہ دلانا ہے۔ ہندو مذہبی روایت میں آشرم کا یہ نظام ایک مثالی طرزِ زندگی اور مذہبی و اخلاقی فرائض کی ترتیب کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ ان چاروں آشرم کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

۱۔ برہماچریہ (ब्रह्मचर्य आश्रम)

بچپن اور جوانی کا وہ دور جس میں انسان تعلیم، تربیت، اخلاق، ضبطِ نفس اور شاستروں کا گیان حاصل کرتا ہے تاکہ مستقبل کی زندگی کے لیے مضبوط بنیاد تیار ہو۔

۲۔ گرہستھ آشرم (गृहस्थ आश्रम)

وواہ (شادی) کے بعد شروع ہونے والا عملی دور، جس میں انسان خاندان، روزگار، بچوں کی پرورش، اور سماجی و مذہبی ذمہ داریاں نبھاتا ہے؛ زندگی کے سفر کا سب سے اہم اور فعال مرحلہ۔

۳۔ وانا پرستھ (वानप्रस्थ आश्रम)

ادھیڑ عمری (ذمہ داریوں کی تکمیل کے بعد) کا دور جس میں انسان دنیاوی مصروفیات سے بتدریج کنارہ کشی اختیار کرتا ہے اور گیان، دھیان اور روحانیت کی طرف مائل ہوتا ہے۔

۴۔سنّیاس آشرم (संन्यास आश्रम)

آخری مرحلہ جس میں انسان مادّی زندگی سے الگ ہوکر مکتی/موکش کی تلاش کرتا ہے اور روحانی یکسوئی کے ساتھ ترکِ دنیا اختیار کرتا ہے۔

گرہستھ آشرم (गृहस्थ आश्रम) کا تفصیلی ذکر

گرہستھ آشرم ہندو دھرم کے مطابق انسان کی زندگی کا سب سے بنیادی اور مرکزی آشرم ہے۔ وواہ سنسکار کے بعد اس آشرم میں داخل ہوتے ہی انسان صرف اپنی ذاتی زندگی نہیں بلکہ سماج، خاندان، رشتے، دھارمک فرائض اور معاشی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ اس آشرم میں شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے ساتھی (सहधर्मिणी) کے طور پر تسلیم کیے جاتے ہیں یعنی وہ دونوں مل کر دھرم کی راہ پر چلنے والے شریک ہیں، نہ کہ صرف دنیاوی شریکِ حیات۔

گرہستھ آشرم کی اہم خصوصیات

(۱) گھر اور خاندان کا قیام
(۲) اولاد کی پرورش اور ان کی تعلیم و تربیت
(۳) بزرگوں کی خدمت اور ان کا سہارا
(۴) معاشی خود کفالت اور روزگار
(۵) دھرم، ارتھ، کام کی تکمیل اور موکش کی سمت پیش قدمی

منواسمرتی (मनुस्मृति) کے مطابق

यथा पृथिव्यां सर्वाणि भूतानि वर्तमानि च ।
गृहस्थे सर्वमाश्रित्य तिष्ठत्याश्रमवत्त्वयम् ॥

ترجمہ: جس طرح روئے زمین پر تمام جاندار اور مخلوقات ٹکی ہوئی ہیں، اسی

طرح باقی تینوں آشرم (برہماچریہ، وانا پرستھ، سنّیاس) گھرستھ آشرم پر قائم ہیں اور اسی پر ان کا سہارا ہے۔ (منواسمرتی، ادھیائے 3، شلوک 77)

وضاحت: گرہستھ آشرم وہ بنیاد ہے جس پر پورا سماجی و روحانی نظام کھڑا ہے۔ جیسے زمین ساری زندگی کو سنبھالتی ہے، ویسے ہی گرہستھ آشرم باقی آشرموں کی بقا اور توازن کا ذریعہ ہے۔ اس لیے اسے زندگی اور دھرم کا ستون تصور کیا گیا ہے۔

روحانی اعتبار سے وواہ کو دو آتماؤں کا میل اور ایک ایسا بندھن سمجھا جاتا ہے جو محض جسمانی یا دنیاوی نہیں بلکہ جنم جنم کا ساتھ مانا جاتا ہے۔ آگنی (آگ) کو ساکشی بنا کر لیے گئے سات عہد انسان کے جیون میں سات اصول اور ذمہ داریاں طے کرتے ہیں رزق، صحت، خوشحالی، خاندان، محبت، وفاداری اور موکش کے راستے پر ساتھ چلنا۔ ان وعدوں کے ذریعے شادی کو عبادت اور پوجا کا درجہ دیا جاتا ہے، اور میاں بیوی کو ایک دوسرے کے لئے نہ صرف ساتھی بلکہ روحانی مددگار سمجھا جاتا ہے۔

سماجی سطح پر وواہ خاندان کی بنیاد ہے۔ اس کے بغیر نسل، روایت، دھرم اور سماجی نظام کا تسلسل ناممکن تصور کیا جاتا ہے۔ منو اسمرتی اور گرہیہ سوتر جیسے متون میں وواہ کو ''دھارمک کرتویہ'' یعنی مذہبی ذمہ داری کہا گیا ہے۔ میاں بیوی کو ایک دوسرے کی ادھیاپنا (اخلاقی تربیت) اور دھرماچرن (نیکی کے راستے پر چلانے) کے لئے ذمہ دار بنایا گیا ہے۔ اولاد کی پرورش، بزرگوں کی خدمت، اور سماجی ہم آہنگی اسی بندھن کے ذریعے قائم رہتی ہے، اس لئے وواہ کو دھرم، ارتھ، کام اور موکش انسانی زندگی کے چار پورشارتھ کی تکمیل کا ذریعہ مانا جاتا ہے۔

مختصراً، ہندو دھرم میں وواہ ایک معاشرتی معاہدہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مقدس سنسکار، آدھیاتمک (روحانی) سنگم اور زندگی کا مرکزی دھرم ہے۔ یہ صرف دو افراد کا نہیں بلکہ دو خاندانوں، دو روایات اور دو آتماؤں کا ایسا اتحاد ہے جو اس دنیا اور اگلے جنم

تک پھیلتا ہوا سمجھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے 'سنسار کے سفر کی شروعات' اور 'دھرم کے راستے کی گاڑی کے دو پہیے' کہا جاتا ہے۔

सन्तुष्टो भार्यया भर्ता भर्त्रा भार्या तथैव च ।
यस्मिन्नेव कुले नित्यं कल्याणं तत्र वै ध्रुवम् ॥

ترجمہ: جس خاندان میں شوہر اپنی بیوی سے اور بیوی اپنے شوہر سے ہمیشہ مطمئن اور خوش رہتے ہیں، وہاں یقیناً ہمیشہ خوشحالی، برکت اور بھلائی (کلیان) قائم رہتی ہے۔ (منوسمرتی، ادھیائے 9، شلوک 45)

सम्राज्ञी श्वशुरे भव सम्राज्ञी श्वश्रूवां भव ।
ननान्दरि सम्राज्ञी भव सम्राज्ञी अधि देवृषु ॥

ترجمہ: اے دلہن! تم اپنے سسر کے لیے ملکہ (عزت والی) بنو، اپنی ساس کے لیے ملکہ بنو، اپنی نند کے لیے ملکہ بنو اور اپنے دیوروں کے لیے بھی ملکہ (خاندان کی رہنما) بنو۔ (رگ وید، منڈل 10، سوکت 85، منتر 46)

कर्मणा मनसा वाचा धर्मं सुचरितं गृहैः ।
स लोकान् समवाप्नोति यैः पुमान् मोदते सह ॥

ترجمہ: جو انسان اپنے عمل، دل (خیال) اور زبان سے گرہستھ دھرم (شادی شدہ زندگی کے فرائض) کو اچھی طرح نبھاتا ہے، وہ ایسے اعلیٰ مقامات (لوکوں) کو حاصل کرتا ہے جہاں وہ ہمیشہ خوش اور مطمئن رہتا ہے۔
(یاگیہ ولکیہ اسمرتی، باب 1، شلوک 74، 75)

धर्मार्थकाममोक्षाणां साधनं गृहमेधिनाम् ।

ترجمہ: گرہستھ (شادی شدہ) زندگی وہ وسیلہ ہے جس کے ذریعے انسان دھرم (دین و اخلاق)، ارتھ (معاش)، کام (جائز خواہشات) اور موکش (نجات) بی زندگی کے چار بنیادی مقصد پورے کرتا ہے۔ (یاجنیہ والکیہ اسمرتی، باب 1، شلوک 73)

ہندو مذہب میں شادی (وِواہ) کی قسمیں

ہندو دھرم میں شادی/ وِواہ (विवाह) کی روایتاً 8 قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔ یہ تقسیم منواسمرتی (मनुस्मृति) ذکر کی گئی ہیں جیسے:

۱۔ براہما وِواہ (ब्राह्म विवाह)

۲۔ دایو وِواہ (दैव विवाह)

۳۔ آرش وِواہ (आर्ष विवाह)

۴۔ پرجاپتیہ وِواہ (प्राजापत्य विवाह)

۵۔ اسُر وِواہ (असुर विवाह)

۶۔ گندھرو وِواہ (गन्धर्व विवाह)

۷۔ راکشس وِواہ (राक्षस विवाह)

۸۔ پیشاچ وِواہ (पैशाच विवाह)

ब्राह्मो दैवश्च आर्षश्च प्राजापत्यस्तथैव च।
आसुरो गान्धर्वो राक्षसश्चैव पैशाचः॥

ترجمہ: براہما، دَیو، آرش اور پرجاپتی یہی قابلِ تحسین (روایتاً پسندیدہ) سمجھے گئے ہیں؛ اور اسُر، گندھرو، راکشس اور پیشاچ یہ بھی (شادی) کی قسمیں ہیں، مگر ان میں کچھ ناپسندیدہ اور ممنوع قرار دی گئی ہیں۔

(منواسمرتی (منودھرم شاستر)، ادھیائے 3، شلوک 21)

۱۔ براہما وِواہ (ब्राह्म विवाह)

براہما وِواہ ہندو دھرم میں شادی کی سب سے اعلیٰ اور ستکاریہ (نیک) قسم سمجھی جاتی ہے۔ اس میں لڑکی کے والدین اپنی بیٹی کو ایک نیک، ویدیا دھیان (وید کا عالم)، شِشٹھ (اچھے کردار والے)، اور دھارمک مرد کے سپرد کرتے ہیں، بغیر کسی مالی لین دین کے۔ یعنی

لڑکی کو دان (कन्या दान) کی صورت میں صرف اس شرط پر دیا جاتا ہے کہ وہ دھرم (فرض)، گرہستھ زندگی کے اصول، اور سماجی ذمہ داریاں پورے اخلاص سے نبھائے۔ اس شادی میں جہیز، زبردستی، خرید وفروخت کا تصور نہیں ہوتا، بلکہ یہ پاکیزہ نیت اور مذہبی اصولوں پر مبنی ہوتی ہے۔

منواسمرتی اس کو سب میں سب سے آگے شمار کرتی ہے۔ اس کے مطابق، جب دلہن کو دھرم، وید اور آچرن میں ماہر برہمن/رششٹھ ور کو احترام کے ساتھ دیا جائے تو یہ براہما وِواہ کہلاتا ہے۔ شلوک میں کہا گیا ہے کہ لڑکی کو وید جاننے والے شخص کو دان دینا ہی اعلیٰ شادی ہے۔ اس بنا پر اسے سب سے مقدس اور آدرش گرہستھ دھرم کی بنیاد سمجھا گیا ہے۔

आच्छाद्य चार्चयित्वा च श्रुतिशीलवते स्वयम् ।
आहूय दानं कन्याया ब्राह्मो धर्मः प्रकीर्तितः ॥

ترجمہ: لڑکی کا باپ خود (شریف اور اچھے خاندان کے) ور (دولہے) کو بلائے، جو ویدوں کا عالم (श्रुतिवान) ہو اور اچھے اخلاق کا مالک ہو، پھر اسے اچھے لباس اور زیورات سے آراستہ کر کے عزت کے ساتھ اپنی بیٹی کا دان (نکاح) کرے، تو اسے براہما وواہ کہتے ہیں۔ (منواسمرتی، ادھیائے 3، شلوک 27)

۲۔ دیو وِواہ (दैव विवाह)

دیو وِواہ (दैव विवाह) شادی کی وہ قسم ہے جس میں لڑکی کو یگیہ (यज्ञ) یا مذہبی کرم کرنے والے پجاری/رِتوِدھی (यज्ञकर्ता ब्राह्मण) کو بطور کنیادان دیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد خالصتاً دھارمک سیوا (مذہبی خدمت) ہے۔ یعنی جب گھر والے کسی پُنّیہ کرم یا یگیہ کے بعد پجاری کی خوشنودی کے لیے، یا نیک مقصد کی نیت سے، لڑکی کو اس کے ہاتھ شادی کے لیے سپرد کرتے ہیں تو اسے دایو وِواہ کہتے ہیں۔ اس میں جہیز یا خرید وفروخت کا پہلو نہیں ہوتا بلکہ دینی نیت اور یگیہ سے منسلک پاکیزگی پر زور رہتا ہے۔

منواسمرتی میں کہا گیا ہے کہ اگر لڑکی کو یگیہ میں آہوتی دینے والے اور وِدھی پر عمل کرنے والے برہمن کو، نیک نیت سے دیا جائے تو یہ دیو وِواہ کہلاتا ہے۔ اس شادی کا مقصد گھر کے پُنّیہ میں اضافہ، اور کنیا کا ایک ایسے گھر میں جانا ہے جہاں دھرم، کرم اور مذہبی خدمت بنیادی مقام رکھتی ہو۔ اس لیے اسے روایتاً ستکاریہ (قابلِ قبول و نیک) اقسام میں شمار کیا گیا ہے، اگرچہ اسے براہما وِواہ سے کم تر مقام دیا گیا ہے۔

यज्ञे तु वितत आहुतीषु दत्वा याजकाय द्विजाय कन्यां।
दैवं विवाहं प्राहुरधीयानं धर्मकाम्यम्॥

ترجمہ: جب (کسی) یگیہ کا باقاعدہ آغاز ہو جائے، تو اس میں آہوتیاں دینے کے بعد، یگیہ کرنے والے برہمن (پروہت) کو جو لڑکی (لباس اور زیورات سے آراستہ کر کے) دی جائے، علم کے ماہرین اسے دَیو وِواہ کہتے ہیں، جو دھرم (مذہبی فریضے) اور پُنّیہ (ثواب) کی خاطر کیا جاتا ہے۔ (منواسمرتی، ادھیائے 3، شلوک 28)

۳۔ آرش وِواہ (आर्ष विवाह)

آرش وِواہ (आर्ष विवाह) وہ شادی ہے جس میں دلہن کے والدین لڑکی کو ایک سادہ اور سنسکار روان (اچھے کردار والے) ور کو دیتے ہیں، اور بدلے میں دلہا کی طرف سے گائے اور بیل جیسے علامتی تحفے (عام طور پر ایک گائے اور ایک بیل یا دو گائیں) پیش کیے جاتے ہیں۔ یہ لین دین جہیز یا خرید و فروخت نہیں سمجھا جاتا بلکہ روایتاً ایک مذہبی علامت (धार्मिक प्रतीक) ہے، جس کا مقصد کرت ونتا (ذمہ داری) اور گرہستی کی بنیاد پر تعلق کی نشانی ہے۔ اس شادی میں سادگی، کم رسمیات، اور مذہبی آچرن (کردار) کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اس لیے اسے قدیم وسناتنی گرہستھ دھرم کا حصہ مانا گیا ہے۔

منواسمرتی میں بتایا گیا ہے کہ جس شادی میں والدین اپنی بیٹی کو دیں اور لڑکے والے مقدس نیت سے، دان کے بدلے نہیں بلکہ شُبھ سنکلپ کے طور پر، گائیں اور بیل دیں

اسے آرش وِواہ کہتے ہیں۔ یہ طریقہ نہ تو گندھرو کی طرح شخصی پسند پر مبنی ہے، نہ ہی اسُر کی طرح خرید و فروخت جیسا، بلکہ دونوں کے بیچ ایک سادہ، دھارمک اور بہتر فطری طریقہ ہے۔ اسے درمیانی درجے کا ستکاریہ (قابلِ قبول، مگر براہما سے کم) مانا جاتا ہے۔

एकं गोमिथुनं द्वे वा वरादादाय धर्मतः।
कन्याप्रदानं विधिवदार्षो विवाह उच्यते॥

ترجمہ: دھرم (مذہبی فریضے) کی تکمیل کے لیے، دولہا سے (لڑکی کا باپ) ایک جوڑا گائے اور بیل، یا دو جوڑے لے کر جو اصول کے مطابق کنیا دان (لڑکی کو بیاہنا) کرتا ہے، اسے آرش وواہ (आर्ष विवाह) کہا جاتا ہے۔

(منواسمرتی، ادھیائے 3، شلوک 29)

۴۔ پرجاپتیہ وِواہ (प्राजापत्य विवाह)

پرجاپتیہ وِواہ (प्राजापत्य विवाह) وہ شادی ہے جس میں دلہن کے والدین یا سرپرست بیٹی کو اس نیت کے ساتھ دیتے ہیں کہ دونوں مل کر دھرم، ارتھ (زندگی کی معاشی ضرورتیں)، اور گرہستھ آشرم کی ذمہ داریاں پوری کریں گے۔ اس میں نہ جہیز کا لین دین ہوتا ہے، نہ محبت/ پسند پر مبنی آزادانہ انتخاب کی صورت (جیسے گندھرو)، بلکہ یہ شادی خاندانی رضامندی، ذمہ داری اور سماجی فرض کے اصول پر قائم ہوتی ہے۔ بنیادی بات یہ ہے کہ یہاں کنیا دان کے وقت والدین کی طرف سے یہ الفاظ یا مفہوم ادا کیا جاتا ہے: ''تم دونوں مل کر دھرم اور گرہستھ کے فرائض نبھاؤ'' یہی پرجاپتیہ وِواہ کی شناخت ہے۔

منواسمرتی کے مطابق یہ شادی دھرم، سچے عہد، اور باہمی فرض پر قائم ہوتی ہے۔ یہ براہما، دَیو اور آرش جیسی مذہبی بنیادوں سے مختلف ہے کیونکہ ان میں یا تو ور کی مذہبی اہلیت مرکزی تھی یا یگیہ/ سنکلپ کی وابستگی، جبکہ پرجاپتیہ وِواہ میں دونوں کی باہمی ذمہ داری اور سماجی ہم آہنگی بنیادی نکتہ ہے۔ اسی لیے اسے روایتی ہندو سماج میں ستکاریہ (قابلِ قبول اور نیک) مانا گیا ہے اور آج کے دور کی ارینج میرج (ممکنہ طور پر) اسی کے قریب تصور کی جاتی ہے۔

सहोभौ चरतां धर्ममिति वाचानुभाष्य च ।
कन्याप्रदानमभ्यर्च्य प्राजापत्यो विधिः स्मृतः ॥

ترجمہ: تم دونوں ایک ساتھ مل کر دھرم (مذہبی و سماجی فرائض) کی پیروی کرو بی (دولہا دلہن سے) یہ کہہ کر اور ان کی عزت و تکریم کر کے جو لڑکی کا دان (کُنیا دان) کیا جاتا ہے، اسے شاستروں میں پرجاپتیہ وواہ (प्राजापत्य विवाह) کا طریقہ کہا گیا ہے۔ (منواسمرتی، ادھیائے 3، شلوک 30)

۵۔ اسُر وِواہ (असुर विवाह)

اسُر وِواہ وہ شادی ہے جس میں دلہا یا اس کے اہل خانہ دلھن کے والدین کو بڑی رقم، سونا، زیور یا مادی اشیاء دے کر شادی حاصل کرتے ہیں۔ اس صورت میں لڑکی کو جیسے خرید لیا جاتا ہے؛ یعنی تعلق کی بنیاد دھن (مال) پر ہوتی ہے، نہ کہ دھرم، محبت یا ذمہ داری پر۔ اسی لیے اس کو شاستروں میں ناپسندیدہ، اَپَوِتر یہ (غیر پاکیزہ) اور کئی جگہ کالوشیت/ممنوع کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس میں دلہن کی مرضی اکثر غیر اہم ہو جاتی ہے اور معاملات معاوضے/خرید و فروخت جیسی شکل اختیار کرتے ہیں۔

منواسمرتی کے مطابق اگر شادی اس شرط پر ہو کہ دلہا لڑکی کے خاندان کو روپیہ، دولت یا اشیاء دے کر شادی حاصل کرے تو اسے اسُر وِواہ کہتے ہیں۔ یہ طریقہ اس لیے مذمت کیا گیا ہے کہ شادی کا رشتہ سامان/دھن کی تجارت میں بدل جاتا ہے، اور عورت کے وقار اور مساوات کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ اسی سبب اسے روایتی آٹھ اقسام میں مذموم/ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ جدید سماج میں بھی اس کی شکلیں جہیز، خرید و فروخت، یا باقاعدہ مالی سودے کے طور پر شدید تنقید کا نشانہ ہیں۔

ज्ञातिभ्यो द्रविणं दत्त्वा कन्यायै चैव शक्तितः ।
कन्याप्रदानं स्वाच्छन्द्यादासुरो धर्म उच्यते ॥

ترجمہ: اپنی استطاعت کے مطابق لڑکی کے گھر والوں (رشتہ داروں) کو اور

خود لڑکی کو مال و دولت (درِوِن) دے کر، اپنی مرضی سے جو لڑکی کا دان حاصل کیا جاتا ہے، اسے اُسُر وِواہ کا طریقہ کہا جاتا ہے۔ (منواسمرتی، ادھیائے 3، شلوک 31)

۶۔ گندھر وِواہ (गन्धर्व विवाह)

گندھر وِواہ وہ شادی ہے جس میں دلہا اور دلہن اپنی باہمی رضامندی، محبت اور پسند کی بنیاد پر ایک دوسرے کو قبول کرتے ہیں۔ اس میں نہ جہیز/مالی لین دین ہوتا ہے، نہ والدین/سرپرستوں کی اجازت لازمی شرط ہے، نہ ہی ویدک رسوم یا یگیہ ضروری ہیں۔ دو افراد کا یہ کہنا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ گرہستھ آشرم نبھانا چاہتے ہیں یہی اس شادی کا بنیادی اصول ہے۔ اسے شاستروں میں کامل رضامندی پر مبنی ازدواجی بندھن کہا گیا ہے۔ جدید زمانے میں اسے لو میرج (Love Marriage) سے جوڑا جاتا ہے، کیونکہ بنیاد دل کی رغبت اور رضا ہے۔

منواسمرتی میں بتایا گیا ہے کہ جب لڑکا اور لڑکی خود اپنی پسند سے شادی کا فیصلہ کریں اور اس تعلق کا اعلان کریں تو یہ گندھر وِواہ کہلاتا ہے۔ اس شادی کے بارے میں آراء مختلف رہی ہیں: کچھ روایات میں اسے درمیانی (نہ سب سے شریف، نہ بدترین) مانا گیا ہے، کیونکہ یہ دھرم/خاندانی آشیرواد کی بجائے شہوت یا جذباتی رجحان پر مبنی سمجھا گیا۔ تاہم یہ بھی تسلیم کیا گیا کہ اگر اس رشتے میں صدق، وفاداری اور ذمہ داری ہو تو یہ جائز و قابلِ قبول ہے۔

इच्छयाऽन्योन्यसंयोगः कन्यायाश्च वरस्य च ।
गान्धर्वः स तु विज्ञेयो मैथुन्यः कामसम्भवः ॥

ترجمہ: کنیا (لڑکی) اور ور (دولہا) کا آپسی رضامندی اور محبت کے تحت ایک دوسرے سے ہونے والا ملاپ گاندھر وِواہ (गन्धर्व विवाह) کہلاتا ہے۔ یہ باہمی جنسی کشش اور محبت (کام) کی بنیاد پر وجود میں آتا ہے۔

(منواسمرتی، ادھیائے 3، شلوک 32)

۷۔ راکشس وِواہ (राक्षस विवाह)

راکشس وِواہ (राक्षस विवाह) وہ شادی ہے جس میں لڑکی کو اس کے گھر یا مقام سے زبردستی چھین لیا جائے، اغوا کیا جائے، یا لڑ جھگڑ کر حاصل کیا جائے۔ بعض قدیم روایات میں یہ بیان ہوا ہے کہ جنگ میں فتح پانے کے بعد قیدی عورت کو شادی پر مجبور کرنا بھی اسی میں شامل ہے۔ اس میں لڑکی یا اس کے خاندان کی رضامندی نہیں ہوتی، بلکہ طاقت، دباؤ، خوف یا جنگی جیت کی بنیاد پر شادی قائم کی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے شاستروں میں بہت ناپسندیدہ اور ادھرم کے قریب تصور کیا گیا ہے۔ یہ طریقہ دھرم، سماجی اصول، عزتِ نفس اور خواتین کی خودمختاری کی سراسر خلاف ورزی ہے۔

منواسمرتی کے مطابق، اگر دلہا یا اس کے ساتھی ہتھیاروں اور طاقت کے زور پر لڑکی اور اس کے خاندان کو زیر کریں، یا لڑکی کو چھین کر لے جائیں، تو یہ راکشس وِواہ کہلاتا ہے۔ اس کو آٹھ اقسام میں شامل تو کیا گیا ہے مگر سخت منفی تناظر کے ساتھ، تاکہ بتا دیا جائے کہ یہ موجود تو تھا مگر نہ تو قابلِ تقلید ہے، نہ جائز۔ اس میں عورت کی مرضی اور وقار کی مکمل نفی ہوتی ہے، اسی لیے اس کی جگہ آج کے دور میں قانونی اعتبار سے جرم اور مذہبی و سماجی طور پر نامنظور ہے۔

हत्वा छित्त्वा च भित्त्वा च क्रोशन्तीं रुदतीं गृहात् ।
रप्रसह्य कन्याहरणं राक्षसो विधिरुच्यते ॥

ترجمہ: (لڑکی کے گھر والوں کو) مار کر، کاٹ کر اور (دیوار یا دروازے) توڑ کر، اپنے گھر سے روتی اور چلاتی ہوئی لڑکی کو زبردستی اغوا کر کے لے جانا راکشس وِواہ کا طریقہ کہلاتا ہے۔ (منواسمرتی، ادھیائے 3، شلوک 33)

۸۔ پیشاچ وِواہ (पैशाच विवाह)

پیشاچ وِواہ (पैशाच विवाह) آٹھوں شادیوں میں سب سے بدترین اور سختی سے

ممنوع تصور کی جاتی ہے۔ اس میں دلہا عورت کو دھوکے، جبر، بے ہوشی، نشہ، کمزوری، خوف یا جنسی استحصال کی حالت میں اپنا بنا لیتا ہے بی یعنی عورت کی رضامندی موجود نہیں ہوتی بلکہ اسے بے بس کر کے تعلق قائم کیا جاتا ہے اور پھر شادی کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ شاستروں میں شدید پاپ (گناہ)، ادھرم (غیر مذہبی) اور نِندَنِیَ (قابلِ مذمت) قرار دیا گیا ہے۔ اس میں نہ صرف عورت کی رضامندی ختم ہوتی ہے، بلکہ اسے استحصال اور تشدد کا شکار بنا کر شادی مسلط کی جاتی ہے۔

منواسمرتی میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اگر کسی عورت کو نشہ، زبردستی یا اس کی بے خبری میں متاثر کر کے جسمانی تعلق قائم کر لیا جائے اور اسے شادی کہہ دیا جائے تو یہ پیشاچ وِواہ ہے۔ شاستروں نے اس کو اس لیے شامل کیا تاکہ سماج کو یہ سمجھایا جائے کہ یہ موجود تھا لیکن قطعی ناجائز ہے، اور اسے نہ مذہبی، نہ اخلاقی، نہ قانونی جواز حاصل ہے۔ آج کے قوانین میں اس کی شکلیں جرم، زیادتی اور استحصال کے زمرے میں آتی ہیں۔

सुप्तां मत्तां प्रमत्तां वा रहो यत्रोपगच्छति ।
पस पापिष्ठो विवाहानां पैशाचश्चाष्टमोऽधमः ॥

ترجمہ: سوئی ہوئی (سُپتام)، نشے میں دھت (مَتام)، یا ذہنی طور پر بے خود/ بے بس (پرَمَتام) لڑکی کے ساتھ جو تنہائی میں (زبردستی یا دھوکے سے) تعلق قائم کرتا ہے، وہ شادیوں میں سب سے زیادہ گناہ سے بھرا (پاپشٹھو)، آٹھواں اور سب سے گھٹیا پَیشاچ وِواہ (पैशाच विवाह) کہلاتا ہے۔ (منواسمرتی، ادھیائے 3، شلوک 34)

خلاصہ: ہندو دھرم میں شادی (وِواہ) کی آٹھ اقسام بیان ہوتی ہیں: جن میں براہما وِواہ سب سے اعلیٰ ہے جس میں لڑکی کو نیک اور وید جاننے والے ور کو بنا لین دین کے دیا جاتا ہے، جبکہ دایو وِواہ میں لڑکی کو یگیہ کرنے والے پجاری کو دھرم نیت سے دیا جاتا ہے اور آرش وِواہ سادگی پر مبنی ہے جس میں محض علامتی تحفے (گائیں/ بیل) بطور نشانی دیے

جاتے ہیں؛ پرجاپتیہ وِواہ دوطرفہ ذمہ داری اور عہدِ وفاداری کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے کہ دونوں مل کر دھرم اور گرہستھ فرائض نبھائیں گے؛ ان کے مقابل گندھرو وِواہ باہمی پسند اور محبت (رضامندی) پر مبنی ہے، اس لیے اسے درمیانی درجے کا مانا گیا ہے؛ جبکہ اسُر وِواہ میں لڑکی کے بدلے مال و دولت دینا شامل ہے جو خرید و فروخت جیسا تصور ہونے کے باعث مذموم ہے؛ راکشس وِواہ میں زبردستی، اغوا یا جنگ کے زور پر شادی ہوتی ہے اور پیشاچ وِواہ سب سے بدترین ہے جس میں عورت کی بے ہوشی، کمزوری یا دھوکے میں رشتہ قائم کیا جاتا ہے اس لیے یہ دونوں شدید ناپسندیدہ اور ممنوع شمار ہوتے ہیں۔

ہر ذات میں الگ الگ طرح سے شادی

ہندو دھرم کی کلاسیکی روایت خصوصاً دھرم شاستر اور منواسمرتی کے مطابق، شادی (وِواہ) کی آٹھ قسمیں بیان کی گئی ہیں: برہما، دیو، آرش، پراجاپتی، آسُر، گندھرو، راکشس اور پیشاچ۔ شاستر یہ نقطۂ نظر سے ان میں سے صرف چار (برہما، دیو، آرش، پراجاپتی) کو دھارمک وشوبھ (جائز اور قابلِ تعریف) کہا گیا ہے، جبکہ باقی اقسام معاشرتی حالات، جنگی روایت، یا کم تر سماجی رواج کے تحت بیان ہوئی ہیں۔ ان آٹھ اقسام کا بنیادی حوالہ درج ذیل ہے:

ब्राह्मो दैवश्च आर्षश्च प्राजापत्यस्तथैव च।
आसुरो गान्धर्वो राक्षसश्चैव पैशाचस्तथाष्टमः॥

ترجمہ: برہم (براہمو)، دَیو، آرش اور اسی طرح پرجاپتی؛ (اور باقی چار) آسُر، گندھرو، راکشش اور آٹھواں پَیشاچ (وِواہ کہلاتا ہے)۔

(منوسمرتی، ادھیائے 3، شلوک 21)

وضاحت: ہندو دھرم میں شادی (وِواہ) کی آٹھ قسمیں بیان کی گئی ہیں: برہما، دیو، آرش، پراجاپتی، آسُر، گندھرو، راکشس اور پیشاچ۔

قدیم سماجی ڈھانچے کے مطابق، ورن (ذات) کے حساب سے مختلف شادیوں کو مناسب یا رائج سمجھا جاتا تھا، اگرچہ یہ تقسیم آج کے اخلاقی اور قانونی نظام کے مطابق قابلِ قبول نہیں۔ برہمن کے لیے مذہبی اور کنیا دان پر مشتمل وِواہ جیسے برہما، دیو، آرش، پراجاپتی کو ترجیح دی گئی؛ چھتریہ (یودھا/راجپوت) کے لیے جنگی روایت یا طاقت سے حاصل وِواہ یعنی راکشس کو بطور رواج بیان کیا گیا اور ساتھ آسُر، گندھرو، پیشاچ کا ذکر آتا ہے؛ ویش (تاجر) اور شودر کے لیے آسُر (مال دے کر شادی)، گندھرو (رضامندی/محبت)، پیشاچ (غیر اخلاقی/زبردستی) جیسی اقسام کی فہرست دی گئی ہے۔

برہمن کا وِواہ

चतुरो ब्राह्मणस्याद्यान् प्रशस्तान् मनुरब्रवीत् ।
राक्षसं क्षत्रियस्यैकं आसुरं वैश्यशूद्रयोः ॥

ترجمہ: منو نے برہمن کے لیے پہلے چار (اقسام کے وواہ) کو بہترین (جائز) بتایا ہے؛ اور چھتری کے لیے ایک راکشس وواہ، اور ویش اور شودر کے لیے آسر وواہ (جائز بتایا ہے)۔ (منوسمرتی، ادھیائے 3، شلوک 24)

چھتریوں کا وِواہ

राक्षसो क्षत्रियस्यैको आसुरो वैश्यशूद्रयोः ।
गान्धर्वः क्षत्रियस्यापि पैशाचः सर्वगामी च ॥

ترجمہ: چھتریوں (جنگجو طبقے) کے لیے صرف راکشس وِواہ، اور ویش (تاجر) و شودر (خدمت گار طبقے) کے لیے آسُر وِواہ (مناسب یا مروّج) مانا گیا ہے۔ چھتریوں کے لیے گندھرو وِواہ (محبت کی شادی) بھی (جائز) ہے، اور پَیشاچ وِواہ (سب سے گھٹیا ہونے کی وجہ سے) سب میں پایا جانے والا (یعنی ہر ورن کے لیے پاپ) ہے۔ (منواسمرتی، ادھیائے 3، شلوک 23)

تاہم، یہ لازم ہے کہ ان متون کو تاریخی تناظر میں سمجھا جائے، کیونکہ آج کے ہندوستان میں (Hindu Marriage Act 1955) کے تحت شادی کے لیے ورن/ ذات کے اعتبار کی کوئی شرعی، اخلاقی یا قانونی شرط باقی نہیں۔ آج صرف بالغ ہونے، رضامندی، اور قانونی طریقۂ نکاح کو سند حاصل ہے، جبکہ پیشہ، راکشس، آسُر جیسے طریقے موجودہ قوانین میں جرم شمار ہوتے ہیں (اغوا، خرید وفروخت، دباؤ، زبردستی وغیرہ)۔

ویش اور شودر کا وِواہ

वैश्यशूद्रयोस्तु तानेव धर्म्यान्मनुरब्रवीत्।
आसुरं गान्धर्वं चैव पैशाचं च तथैव च ॥

ترجمہ: لیکن منو نے ویش اور شودر کے لیے انہی (تین اقسام) کو دھرم کے مطابق (جائز) بتایا ہے؛ یعنی آسر، گندھرو اور اسی طرح پیشاچ شادی۔

(منواسمرتی، ادھیائے 3، شلوک 25)

اس شلوک میں منو کے مطابق ویشیہ اور شودر طبقات کے لیے مخصوص اقسامِ وِواہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اگلے شلوکوں میں ان شادیوں کی تفصیل اور ان کی نوعیت بیان کی گئی ہے۔ قدیم دھرم شاستر کے مطابق ویشیہ اور شودر طبقوں کے لیے تین طرح کی شادیوں کا ذکر ملتا ہے:

- آسُر روپے/ مال دے کر دلہن حاصل کرنا،
- گندھرو باہمی رضامندی/محبت کی شادی،
- پیشاچ زبردستی/ بے ہوشی میں تعلق (جو آج کے قانون میں جرم ہے)۔

نوٹ: یہ منواسمرتی میں بطور رویّتی/ سماجی بیان آیا ہے، نہ کہ آج کے دور کے مطابق اخلاقی یا قانونی سند۔

ویدک وِواہ سنسکار (वेदिक विवाह संस्कार)

ہندو دھرم میں شادی کو وِواہ سنسکار (विवाह संस्कार) کہا جاتا ہے اور یہ سولہ

سنسکاروں (षोडश संस्कार) میں شامل ایک مقدس فریضہ ہے۔ ویدک روایت کے مطابق شادی کوئی محض سماجی معاہدہ نہیں بلکہ آگنی ساکشی (अग्नि साक्षी) یعنی آگ کو گواہ بنا کر کیا جانے والا یگیہ/یجن ہے جس کے ذریعے دو افراد صرف دنیاوی معنی میں نہیں بلکہ روحانی، دھارمک اور آدھیاتمک رشتے میں جڑتے ہیں۔ رِگ وید کے مطابق شادی زندگی کی ایسی شروعات ہے جو دھرم، ارتھ، کام اور موکش (چار پورشارتھ) کی سمت میں چلنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ (حوالہ: یاجنیہ والکیہ اسمرتی 73.1)

ویدک وواہ سنسکار کے بنیادی اصول

ویدک وِواہ سنسکار کے بنیادی اصول درج ذیل ہیں:

۱۔ دھارمک بندھن (सहधर्मिणी)

ویدک وواہ کا پہلا اور بنیادی اصول یہ ہے کہ شادی کو محض دنیاوی یا جذباتی رشتہ نہیں بلکہ دھارمک (مذہبی و اخلاقی) بندھن سمجھا جاتا ہے۔ اس میں شوہر اور بیوی دونوں کو سہ دھرمنی/ सहधर्मिणी یعنی دھرم کے راستے کی شریک قرار دیا جاتا ہے۔ اس تصور کے مطابق دونوں کا مقصد صرف ایک ساتھ رہنا یا خاندان بنانا نہیں، بلکہ دھرم، نیکی، سماجی خدمت اور روحانی ترقی کے راستے پر ایک دوسرے کی معاونت کرنا ہے۔ اس اصول کا ذکر منوسمرتی میں واضح طور پر ملتا ہے، جہاں بیان ہے کہ شادی شدہ جوڑا محض گھر بسانے والا نہیں بلکہ دھرم کو قائم رکھنے والا جوڑا ہے۔ شاستر میں کہا گیا ہے:

''सहधर्मचारिणी'' بیوی وہ ہے جو مرد کے ساتھ دھرم کے راستے پر چلے۔

(منوسمرتی، ادھیائے 3، شلوک 96)

۲۔ آگنی ساکشی (अग्नि साक्षी)

ویدک شادی کا دوسرا اصول یہ ہے کہ شادی آگنی ساکشی یعنی آگ کو گواہ بنا کر کی

جاتی ہے۔ آگ کو ویدوں میں شُدھتا، دیوی طاقت، روشنی، اور دیوتاؤں تک رسائی کا پیامبر کہا گیا ہے، اس لیے شادی کے دوران ہَوَن/ یگیہ کیا جاتا ہے اور آگ کے سامنے عہد لیے جاتے ہیں۔ آگ کے گرد پھیرے (अग्नि प्रदक्षिणा) لگا کر جوڑے کو کائنات، دیوتاؤں، فطرت اور سماج کے سامنے اپنے رشتے کی ذمہ داریاں پوری کرنے کا وعدہ کرنا ہوتا ہے۔ رِگ وید کے شادی سوکت میں یہ بنیاد رکھی گئی ہے، جیسا کہ کہا گیا ہے:

''अग्निं दूतं विधिमन्त:'' آگ دیوتاؤں تک پیغام پہنچانے والی طاقت ہے۔ (رِگ وید، منڈل 1، سکت 12، منتر 1)

● اسی طرح رِگ وید، منڈل 10، سوکت 85 جسے ''وواہ سوکت'' بھی کہا جاتا ہے۔ جس میں شادی (وِواہ) سے متعلق منتر، رسمیں، دلہن و دلہا کے لیے دعائیں، سپت پدی (سات قدم) اور رشتہ کی روحانی بنیاد کا ذکر ہے جسے ویدک شادی (وِواہ سنسکار) کی رسومات میں پڑھا جانے والا مرکزی سوکت کہتے ہیں۔

۳۔ سپت پدی (सप्तपदी/ سات قدم)

ویدک وواہ کا تیسرا اور فیصلہ کن اصول سپت پدی (سات قدم) ہے۔ اس مرحلے میں جوڑا آگ کے سامنے سات قدم اکٹھے اٹھاتا ہے اور ہر قدم پر ایک عہد/ وعدہ کرتا ہے رزق، صحت، قوت، محبت، اولاد، خدمتِ خلق اور وفاداری کے متعلق۔ یہی سات قدم شادی کو قانونی اور دھارمک طور پر مکمل بناتے ہیں؛ یعنی سپت پدی کے بغیر وواہ کو شاستری طور پر مکمل تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اصل گرہیہ سوتر میں اس کا شلوک درج ہے:

सखा सप्तपदा भव। सख्यं ते गमेयम्। सख्यात्ते मा योषम्। सख्यान्मे मा योष्ठाः।

ترجمہ: (ساتواں قدم اٹھانے کے بعد) تم سات قدموں کے ساتھ میری سکھا (سچی دوست/ سدا کی ساتھی) بن گئی ہو۔ میں تمہاری اس دوستی اور رفقاء کو حاصل کروں۔ میری طرف سے تمہاری یہ دوستی کبھی نہ ٹوٹے، اور تمہاری طرف سے میری

یہ دوستی کبھی نہ چھوٹے؛ ہم ہمیشہ ساتھ رہیں۔

(آشوالاین گرہیہ سوتر، ادھیائے (باب) 1، کھنڈ 8، سوتر 13)

سپت پدی سات قدم، سات وعدے

एकमिषे विष्णुस्त्वान्वेतु।

द्वे ऊर्जे विष्णुस्त्वान्वेतु।

त्रीणि व्रताय विष्णुस्त्वान्वेतु।

चत्वारि मायो भवाय विष्णुस्त्वान्वेतु।

पञ्च पशुभ्यो विष्णुस्त्वान्वेतु।

षड्तुभ्यो विष्णुस्त्वान्वेतु।

सप्त सप्तभ्यो होतृभ्यो विष्णुस्त्वान्वेतु।

सखा सप्तपदी भव।

सा मामनुव्रता भव।

पुत्रान्विन्दावहै।

बहूंस्ते सन्तु जरदष्टयः॥

ترجمہ: ''پہلا قدم رزق و غذا کے لیے، دوسرا قوت و توانائی کے لیے، تیسرا دینی و اخلاقی عہد کی پابندی کے لیے، چوتھا خوش حالی کے لیے، پانچواں مویشیوں اور معاشی ترقی کے لیے، چھٹا موسموں کی برکت کے لیے، اور ساتواں یجمانی و مذہبی ذمہ داریوں کی تکمیل کے لیے اٹھاؤ۔ پھر (دولہا دلہن سے کہتا ہے:) اب تم سات قدم چل کر میری سہیلی (دوست) بن گئی ہو، میری وفادار رہنا۔ ہم نیک اولاد پائیں، اور تمہاری بہت سی اولاد ہو جو بڑھاپے تک زندہ رہے''۔

(آشوالاین گرِہیہ سوتر، ادھیائے 1، کھنڈ 7، سوتر 19)

سپت پدی (سات قدم/ सप्तपदी) ویدک شادی کی مرکزی رسم ہے، جو آشوالاین گرہیہ سوتر، ادھیائے 1، کھنڈ 7، شلوک 19 میں درج ہے، اور انہی سات قدموں کے بعد

شادی شاستری ودھارمک طور پر مکمل مانی جاتی ہے۔جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ پہلا قدم رزق اور ضروریاتِ زندگی

एकमिषे विष्णुस्त्वान्वेतु।

ترجمہ: تم (دلہن) پہلے قدم پر 'اِش' (अन्न /رزق/اناج) کے لیے چلو، بھگوان وشنو تمہاری رہنمائی کریں (یا تمہارے پیچھے چلیں تا کہ تمہاری حفاظت ہو)۔ (آشوالاین گرہیہ سوتر، ادھیائے 1، کھنڈ 7، شلوک 19)

تشریح: ہم عہد کرتے ہیں کہ رزق، روزی اور زندگی کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے میں ایک دوسرے کا ہاتھ نہیں چھوڑیں گے، اور گھر میں خوشحالی و برکت کے لیے مل کر محنت کریں گے۔

۲۔ دوسرا قدم طاقت اور تحفظ

द्वे ऊर्जे विष्णुस्त्वान्वेतु।

ترجمہ: ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ایک دوسرے کی جسمانی، ذہنی اور جذباتی طاقت بنیں گے، اور ایک دوسرے کے تحفظ اور سہارا بنیں گے۔

(آشوالاین گرہیہ سوتر، ادھیائے 1، کھنڈ 7، شلوک 19)

تشریح: ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ایک دوسرے کی جسمانی، ذہنی اور جذباتی طاقت بنیں گے، اور ہر قسم کے حالات میں ایک دوسرے کے تحفظ کا سہارا بنیں گے۔

۳۔ تیسرا قدم معاشی استحکام اور خوشحالی

त्रीणि रायस्पोषाय विष्णुस्त्वान्वेतु।

ترجمہ: ہم عہد کرتے ہیں کہ معاش، ترقی اور گھر کی خوشحالی کے لیے مل کر کوشش کریں گے، اور زندگی کے وسائل میں ایک دوسرے کے معاون ہوں

گے۔ (آشوالاین گرہیہ سوتر، ادھیائے 1، کھنڈ 7، شلوک 19)

تشریح: ہم عہد کرتے ہیں کہ معاش کی بہتری اور گھر کی مادی خوشحالی کے لیے مل کر کوشش کریں گے، اور زندگی کے مالی وسائل کو نیک کاموں میں استعمال کریں گے۔

۴۔ چوتھا قدم محبت، عزت اور روحانی دوستی

चत्वारि मायोभवाय विष्णुस्त्वान्वेतु।

ترجمہ: ہم وعدہ کرتے ہیں کہ محبت، عزت، سچائی اور پاکیزگی کے ساتھ اس رشتے کو نبھائیں گے، اور روحانی دوستی اور باہمی احترام میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔ (آشوالاین گرہیہ سوتر، ادھیائے 1، کھنڈ 7، شلوک 19)

تشریح: ہم وعدہ کرتے ہیں کہ محبت، عزت، سچائی اور پاکیزگی کے ساتھ اس رشتے کو نبھائیں گے، اور باہمی احترام کے ذریعے گھر کے ماحول کو خوشیوں کا گہوارہ بنائیں گے۔

۵۔ پانچواں قدم خاندان اور نسل کی پرورش

पञ्च पशुभ्यो विष्णुस्त्वान्वेतु।

ترجمہ: ہم عہد کرتے ہیں کہ خاندان کو مضبوط بنائیں گے، اور اگر اولاد ملی تو اسے اخلاق، محبت اور دھرم کی راہ پر پروان چڑھائیں گے۔

(آشوالاین گرہیہ سوتر، ادھیائے 1، کھنڈ 7، شلوک 19)

تشریح: ہم عہد کرتے ہیں کہ اپنے خاندان کو مضبوط بنائیں گے، اور اگر اولاد کی نعمت ملی، تو اسے اعلیٰ اخلاق، محبت اور دھرم (انسانیت) کی راہ پر پروان چڑھائیں گے۔

۶۔ چھٹا قدم غم خوشی میں ساتھ اور وفاداری

षड्रितिर्विष्णुस्त्वान्वेतु।

ترجمہ: ہم وعدہ کرتے ہیں کہ سکھ دکھ، خوشی غم، آسانی اور مشکل ہر حالت میں

ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے رہیں گے، اور وفاداری سے رشتہ نبھائیں گے۔

(آشوالاین گرہیہ سوتر، ادھیائے 1، کھنڈ 7، شلوک 19)

تشریح: جیسے سال کے چھ موسم بدلتے ہیں، ویسے ہی ہم زندگی کے بدلتے ہوئے حالات، سکھ دکھ، صحت و بیماری اور ہر مشکل میں ایک دوسرے کے وفادار اور ہم قدم رہیں گے۔

۷۔ ساتواں قدم ابدی رفاقت اور رشتے کی تکمیل

सखा सप्तपदा भव।

ترجمہ: ان سات قدموں کے بعد ہم ایک دوسرے کے ابدی ساتھی، ہم سفر اور دوست ہوئے؛ یہ رشتہ ایشور اور آگ (اگنی ساکشی) کی گواہی میں مکمل ہوا۔

(آشوالاین گرہیہ سوتر، ادھیائے 1، کھنڈ 7، شلوک 19)

تشریح: ان سات قدموں کے بعد ہم محض میاں بیوی نہیں، بلکہ ایک دوسرے کے ابدی ہم سفر اور سچے دوست ہوئے؛ یہ رشتہ ایشور اور مقدس آگ (اگنی دیوتا) کی گواہی میں ہمیشہ کے لیے مکمل ہوا۔

وِواہ سنسکار کا وقت

ہندو دھرم میں وِواہ سنسکار کو ایک قدرتی (प्राकृतिक) اور سماجی۔دھارمک سنسکار مانا گیا ہے، کیونکہ مرد اور عورت کے مقدس ملن سے گھر بار (गृहस्थ आश्रम) کا آغاز اور نسل و سماج کی بقا کا سلسلہ قائم رہتا ہے۔

اسی لیے شاستروں میں وِواہ کے وقت کے بارے میں رہنمائی دی گئی ہے کہ شادی وہیں کی جائے جہاں جسمانی، ذہنی اور سماجی پختگی موجود ہو، تاکہ پریم (محبت) اور سہ۔جیون (ساتھ مل کر زندگی) مضبوط بنیادوں پر قائم رہ سکے۔

منوسمرتی میں اشارہ ملتا ہے کہ لڑکی کا وِواہ جسمانی پختگی (ऋतुकाल) کے بعد اور

اچھے، شُبھ موقع/مہورت پر مناسب سمجھا جاتا ہے، اور لڑکا تب شادی کرے جب وہ شاریریک ومعاشی پختگی (यौवन اور आजीविका کی اہلیت) حاصل کرلے:

ऋतुकाले प्रजाः सृष्ट्वा धर्मकामार्थसाधनम्।

ترجمہ: طبی وحیاتیاتی طور پر موزوں وقت (جسمانی پختگی کے دور) میں نسل (اولاد) کو جنم دینا، اور دھرم (مذہبی و اخلاقی فرائض)، کام (باہمی محبت و خواہشات) اور ارتھ (معاش و مادی وسائل) کو حاصل کرنا ہی (شادی کا اصل مقصد) ہے۔ (کُرم پُران، اُتر بھاگ، ادھیائے 16، شلوک 11)

ہندو شادی کی روایات میں گرہیہ سوتر یہ رہنمائی دیتے ہیں کہ لڑکا جب ''یَوَن پرابت''، یعنی جوان اور ذمہ داری اٹھانے کے قابل ہو اور لڑکی ''رِتُوشودھا''، یعنی جسمانی طور پر بالغ ہو، تب وِواہ کو شُبھ اور قابلِ ادائیگی سمجھا گیا ہے۔

اس رہنمائی کا مقصد یہ ہے کہ شادی کے بعد دونوں کے درمیان استحکام، محبت، توازن اور گھر کی تعمیر کے امکانات مضبوط ہوں۔

त्रीणि वर्षाण्युदीक्षेत कुमार्यृतुमती सती।

ऊर्ध्वं तु कालादेतस्माद्विन्देत सदृशं पतिम्॥ ९०॥

ترجمہ: لڑکی کے بالغ ہونے کے بعد اسے تین سال تک انتظار کرنا چاہیے، اور اس مدت کے گزرنے کے بعد وہ اپنے متبادل/ برابر کے لائق شوہر کا انتخاب کرے تاکہ شادی کے بعد توازن اور محبت قائم رہے)۔ (منواسمرتی، ادھیائے 9، شلوک 90)

اسی طرح کہا گیا ہے:

बुद्धिरूपशीललक्षणसम्पन्नामकरोगिकामुद्वहेत् ॥ १ ॥

ترجمہ: مرد کو ایسی عورت سے شادی کرنی چاہیے جو عقل مند ہو، خوبصورت ہو، اچھے اخلاق و کردار کی مالک ہو، سلجھی ہوئی (اچھی علامات والی) ہو اور کسی بیماری میں مبتلا نہ ہو۔ (آشوالاین گرہیہ سوتر، ادھیائے 1، کھنڈ 7، سوتر 1)

وِواہ سنسکار سے قبل کے اعمال

ہندو وِواہ میں شادی سے پہلے اور بعد میں کئی رسمیں (संस्कार/उपचार/अनुष्ठान) ادا کی جاتی ہیں جو اپنے اندر الگ مانگلِک (مبارک) اور دھارمک اہمیت رکھتی ہیں۔ شادی سے پہلے عموماً واگدان/ سگائی (وعدۂ نکاح)، منڈپ کی تیاری، دیو پوجا، ور پوجن (دولہا کا استقبال) اور دیگر مانگلِک کرم ادا کیے جاتے ہیں، جب کہ شادی کے وقت کنیا دان، لاجا ہوم، اَشمارو ہن، سپت پدی اور دھرو درشن جیسے بنیادی وِواہ کرم ہوتے ہیں جو رشتۂ زوجیت کو مذہبی طور پر مکمل کرتے ہیں؛ اس کے بعد نئے رشتے کی شروعات اور گھر میں قبولیت کے لیے وداع، گرہ پرویش اور وامانگی جیسی رسومات عمل میں آتی ہیں۔ اس طرح کچھ اعمال شادی سے پہلے، کچھ عین وِواہ کے وقت اور کچھ بعد میں ادا ہوتے ہیں اور ہر رسم کا مقصد شادی کے رشتے کو پُنیہ، سُکھ اور شُبھ سنکلپ کے ساتھ استوار کرنا ہوتا ہے۔

ا۔ سگائی (वाग्दान)

شادی (وِواہ) سے پہلے ہونے والی اس مجلس کو سگائی (Engagement) یا واگدان (वाग्दान) کہا جاتا ہے، جس میں لڑکے اور لڑکی کے رشتے کی سماجی اور مذہبی حیثیت سے منظوری دی جاتی ہے۔ اس موقع پر دونوں خاندان تحائف/ ہدیوں کا تبادلہ کرتے ہیں اور جدید رواج کے مطابق لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کو انگوٹھی پہناتے ہیں، اگرچہ یہ حصہ قدیم شاستروں میں لازم نہیں بلکہ سماجی روایت (Custom) ہے، اصل شاستر یہ حصہ واگدان یعنی قول وقرار ہے۔ شُبھ موقع (اچھا دن/ سعد وقت) کے لیے لڑکی والے (गुण-शकुन विचार तथा मुहूर्त-शास्त्र) یعنی جوتش شاستر/ پنچانگ کی رو سے شُبھ مہورت (सुभ मुहूर्त) منتخب کرتے ہیں اور پھر یہ وقت لڑکے والوں کو اطلاع کیا جاتا ہے، تاکہ رسم مانگلِک (مبارک) حالت میں ادا ہو۔ (اشولائن گرہیہ سوتر (وِواہ کرم/ واگدان) اور پنچانگ/ جوتش شاستر)

۲۔(तिलक)تحفہ کے ساتھ پوجا

سگائی کے بعد اکثر علاقوں میں تِلک کی رسم ادا کی جاتی ہے۔اسے تِلک سنسکار بھی کہا جاتا ہے۔اس میں لڑکی والے دولہے کے ماتھے پر تِلک (چندن/ ہلدی/کُم کم) لگاتے ہیں،آرتی کرتے ہیں،اور تحائف (ہدیے) پیش کرتے ہیں۔

مقصد یہ ہوتا ہے کہ دولہے کو شُبھ آشیرواد دیا جائے اور دونوں خاندانوں کے مابین قبولیت،عزت اور مان کا اظہار ہو۔تحفہ دینا خرید وفروخت نہیں سمجھا جاتا بلکہ پریم اور مَنگل آشیرواد کی علامت ہے۔

(تفصیل کے لئے دیکھیں:منواسمرتی،ادھیائے3،شلوک55،56،103،106)

دوار پوجن،دیوآہوان،اور گنیش پوجن

شادی کی رسومات میں پنڈت جی دولہے کو منڈپ یا وِواہ ویدھی پر بٹھا کر द्वार–पूजन एवं देव–आवाहन کرواتے ہیں، جب بارات دلہن کے گھر یا شادی کے منڈپ کے دروازے پر پہنچتی ہے تو یہ رسم ادا کی جاتی ہیں جس میں دلہن کے والدین یا خاندان والے دلہے کا استقبال کرتے ہیں، پنڈت ویدک منتروں کے ساتھ دروازے کی پوجا کرواتے ہیں، دلہے کے ماتھے پر تلک لگایا جاتا ہے،آرتی اتاری جاتی ہے۔اس کا مقصد دلہے کو مبارک اور مقدس مہمان کے طور پر خوش آمدید کہنا اور شادی کے آغاز سے قبل منگل (نیک شگون) کی دیوتاؤں سے دعا کرنا۔

اس میں कुलदेवी–कुलदेवता (گھرانے کی دیوی دیوتا) اور دیگر देवता–उपदेवता کا آہوان (یاد کرنا) اور پوجن کیا جاتا ہے۔اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ شادی کے لیے آشیرواد (برکت) حاصل ہو اور دیوتاؤں کی موجودگی میں وِواہ کا آغاز مانگلِک (مبارک) طریقے سے ہو۔اسی موقع پر گنیش آہوان (गणेश–आवाहन) اور دیواوتھانا جیسے منتر پڑھے

جاتے ہیں تا کہ رسومات میں کوئی وِگن (رکاوٹ) نہ آئے۔

कुलदेवी–कुलदेवताभ्यः नमः।

मंगलं भवतु, विघ्नं नाशयतु।

ترجمہ: گھرانے کی دیوی اور دیوتا کو سلام (نمسکار) ہو؛ یہ عمل مبارک ہو اور ہر رکاوٹ دور ہو جائے۔

(گرہیہ پوجا روایت، دیوآہوانی منتر، گرہیہ آچرن/ پوجا پدھتی متن میں مستعمل؛ یہ کسی ایک وید/ پران کا لفظی شلوک نہیں، بلکہ روایتی آہوانی آشیرواد ہے)

۳۔لڑکی کی گود بھرائی

ہندو شادی کی رسومات میں دلہن کی گود بھرائی کو ''ओटी/गजरा भरना/गोदभराई भरना/ओढानी'' کہا جاتا ہے۔ یہ رسم عموماً وداع (विदाई) سے پہلے یا کچھ روایتوں میں گھر واپسی/ پگ پھیرے کے موقع پر ادا کی جاتی ہے۔

اس میں دلہن کی گود میں مٹھائی، خشک میوہ، چاول، ناریل، کپڑا یا زیور رکھا جاتا ہے، اور خاندان کی بزرگ خواتین اسے آشیرواد (دعائیں) دیتی ہیں کہ اس کی آنے والی زندگی سُکھ-سَمرِدّھی (सुख–समृद्धि) (خوشحالی)، گھر کی برکت، اور اولاد کی نعمت سے بھری رہے۔

اس رسم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ دلہن کو نو گھرے (नवगृह / نئے گھر) کی زندگی کے لیے مانگلِک (مبارک) آغاز اور نیک خواہشات کے ساتھ رخصت کیا جائے تا کہ اس کے نئے گھر میں پریم، سکھ اور استحکام قائم رہے۔ رسم کے دوران عام طور پر یہ شلوک یا آشیرواد دیا جاتا ہے:

सौभाग्यवती भव, पुत्रवती भव, अखण्ड सौभाग्यं भवतु

ترجمہ: تو سہاگن رہے، ماں بنے، تیرا سہاگ اور گھرانہ ہمیشہ قائم و آباد رہے۔ (اشولائن گرہیہ سوتر پُتر تی و آشیرواد (اولاد، سہاگ اور آشیرواد سے متعلق دعائیں)

۴۔ پیلی چٹھی/لگن پتریکا

ہندو شادی میں پیلی چٹھی/لگن پتریکا کو وِواہ سنسکار کی باضابطہ شروعات مانا جاتا ہے۔ لڑکی والوں کی جانب سے شُبھ مہورت (सुभ मुहूर्त) طے کر کے جوتش شاستر (गुण–शकुन विचार तथा मुहूर्त–शास्त्र) کے مطابق 9، 11، 15 یا 21 دن پہلے شادی کی تاریخ اور وقت تحریر کیا جاتا ہے۔

اس پیلی چٹھی پر پنڈت جی اور گھر کے بزرگوں کی موجودگی میں پورن چوک/چَوک پوجا کی جاتی ہے، دلہن کی گود میں ناریل، میوہ وغیرہ رکھ کر آشیرواد دیا جاتا ہے اور دیوار پر ''फेरों का फटक/थापी/थापा'' یا ''मंगल चिन्ह/विवाह धाम'' بنوایا جاتا ہے۔ اس کے بعد یہ لگن پتریکا دلہا والوں کو قبولیت کے لیے بھیجی جاتی ہے؛ جواب میں ان کی منظوری آ کر رسومات کا سلسلہ آگے بڑھتا ہے۔ اس موقع پر اہلِ خانہ اور محلے کی خواتین منگل گیت (मंगल गीत) گاتی ہیں اور اسے مانگلِک آغاز سمجھا جاتا ہے۔

حوالہ: یہ رسم شاستر یہ سنسکار کا لفظی حصہ نہیں، البتہ شادی کے آغاز کے لیے گرہیہ آچرن (गृह्य आचरण) اور مہورت۔شاستر کی روایت پر مبنی ہے؛ شادی کے لیے شُبھ رسومات کی تاکید (امرکوش، نام لِنگانوشاسن، دوتیہ کانڈ، منوشیہ ورگ، شلوک 125) میں ملتی ہے جیسے: ''मङ्गलं द्विजवार्याणां विवाहादिषु कर्मसु।'' ترجمہ: شریف یا معزز لوگوں (دوجوں) کے ہاں شادی بیاہ جیسے (شبھ) کاموں میں مانگلک (مقدس/مبارک) رسومات کا ہونا ضروری اور باعثِ برکت ہے۔

۵۔ بھات نیوتنا (भात न्योतना)

ہندو شادی کی گھریلو رسومات میں بھات نیوتنا وہ روایت ہے جس میں لڑکے کی ماں اپنے بھائی (یعنی دولہے کے ماموں) کو شادی پکّی ہونے کی خبر دیتی ہے۔ اس عمل میں دلہے کی ماں اپنے بھائی کے گھر جاتی ہے اور ناریل، چاول، بتاشہ، مٹھائی، یا کپڑا لے کر جاتی ہے، پھر وہ ان کے اہلِ خانہ کا تلک کرتی ہے اور شادی میں شامل ہونے کی دعوت/نیوتا (न्योता) دیتی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دولہے کے ننہال کو عزت و احترام کے ساتھ

شادی میں سرکاری/رسمی دعوت دی جائے، کیونکہ برہمنی وِواہ روایت میں ماموں (मामा) کو لڑکے کے لیے مان-سمّان اور آشیرواد کا سرچشمہ سمجھا جاتا ہے۔

۶۔ بیاہ ہاتھ (ब्याह हाथ)

ہندو شادی کی گھریلو رسومات میں بیاہ ہاتھ اس مرحلے کو کہا جاتا ہے جب یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ وِواہ کے دن قریب آ گئے ہیں اور دونوں خاندان شادی کی تیاریوں میں باقاعدہ مصروف ہو جاتے ہیں۔ اس عمل میں لڑکے اور لڑکی دونوں طرف کے گھرانوں میں شادی کے لیے سامان، دعوت نامے اور رسومات کی تیاریاں شروع ہوتی ہیں۔ واگدان کے بعد سات سہاگن خواتین (جو حاملہ نہ ہوں) کو بلایا جاتا ہے تاکہ شادی کے آغاز کی رسومات منگل گان (मंगल-गान) اور چوک پوجا کے ساتھ کی جائیں، کیونکہ ان رسومات کا مقصد شادی کے ماحول کو مانگلِک (مبارک) بنانا ہوتا ہے۔

اس موقع پر چوک بھرنا، پیڑی بنانا اور دلہن کی طرف کچے سوت کی ڈوری تیار کر کے اسے دلہن کے لیے بھیجنا ایک شگون (शकुन) اور سنکلپ کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اس ابتدائی تیاری کو ہی ''بیاہ ہاتھ'' کہا جاتا ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ شادی اب عملی مرحلے میں داخل ہو گئی ہے۔ (اشولائن گرہیہ سوتر (وِواہ کرم گھریلو رسومات کی تیاری اور شگون کی روایت)

۷۔ رت جگا اور تھاپا

ہندو شادی کی گھریلو رسومات میں رت جگا (رات جاگنا) اس عمل کو کہتے ہیں جو تیل چڑھانے (हल्दी / तेल-चढ़ाना) سے ایک رات پہلے کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر خاندان والے دیوی-دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں، منگل گیت گاتے ہیں اور رات بھر جاگ کر وِواہ کے لیے مانگلِک ماحول تیار کرتے ہیں۔ اسی رسم کے دوران تھاپی لگانا (थापी लगाना) بھی کیا جاتا ہے: دلہا کے یہاں عام طور پر ناریل یا کلش جیسا نشان بنایا جاتا ہے، جبکہ دلہن کے یہاں چھابڑی/جھولی کی شکل میں ہاتھ یا چھاپ لگائی جاتی ہے، جو فلاح، خوشحالی اور شگون

کی علامت ہے۔ یہ رسم بعض علاقوں میں حلدي/ ہلدی تقریب سے پہلے، کہیں درمیان میں اور کہیں بعد میں ادا کی جاتی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ شادی کے آغاز سے پہلے گھر میں دھارمک، شُبھ اور مانگلِک آشیرواد حاصل ہوجائے۔

نوٹ: رت جگا اور تھاپی لگانا یعنی شادی سے پہلے رات جاگ کر پوجا کرنا اور شگون کی چھاپ لگانا۔

حوالہ: رت جگا (رات جاگ کر منگل گیت گانا اور پوجا کرنا) اور تھاپا/تھاپی لگانا (थापी लगाना/ शुभ थापा) شمالی ہندوستان کی ہندو شادیوں کی لوک روایت (लोकाचार) اور گھریلو رسم (गृह्य आचार) ہے۔ یہ رسومات ویدک گرِہیہ سوتروں میں مذکور نہیں، بلکہ بعد کی علاقائی ہندو روایات کا حصہ ہیں۔ البتہ گرِہیہ سوتروں (पारस्कर गृह्यसूत्र، आश्वलायन गृह्यसूत्र) میں شادی سے قبل دیوتاؤں کی پوجا، ہوم، مانگلک اعمال اور شادی کی مذہبی تیاری کا ذکر موجود ہے، جن سے ان بعد کی روایات نے اثر قبول کیا۔

۸۔ ہری درا ہست/حل دھات (हलधात या हल्दी/ हरिद्रा–हस्त)

شادی سے پہلے ہونے والی اس رسم میں دلہن یا دلہے کے گھر ہلدی (ہری درا) کا تیل/ ابٹن لگایا جاتا ہے تاکہ وِواہ سے پہلے جسم و من کی شُدّھی اور رسومات کا مانگلِک آغاز ہو۔ اس موقع پر گھر کے بزرگوں اور خصوصاً والد کا استقبال کیا جاتا ہے اور پتر ارچنا (पितृ-अर्चना) یعنی مرحوم والدین و بزرگوں کی شکرگزاری اور آشیرواد کی دعا کی جاتی ہے۔

یہی رسم थापी कृत (کِرت تھاپی) کہلاتی ہے، جس میں گھر کی دیوار پر شگون کی چھاپ (تھاپا/تھاپی) لگائی جاتی ہے۔ اس رات خاندان کی عورتیں جاگ کر منگل گیت گاتی ہیں، ناچتی اور ہنسی مذاق کے ساتھ شادی کی خوشی مناتی ہیں۔ اس کا مقصد یہ اعلان کرنا ہے کہ وِواہ کا وقت آ پہنچا ہے اور گھر اب سُکھ۔سمرِدّھی اور مانگلِک سنکلپ کے ساتھ شادی کی تیاریوں میں داخل ہو چکا ہے۔

۹۔ بان (बान) یعنی تیل چڑھانا/ ہلدی کی رسم

ہندو شادی کی گھریلو رسومات میں بان/ تیل چڑھانا وہ عمل ہے جس میں سات

شادی شدہ عورتیں (सौभाग्यवती स्त्रियाँ) ہلدی (हल्दी/हरिद्रा) کو پیس کر دہی، تیل اور چاول کے آٹے میں ملا کر ابٹن (उबटन) تیار کرتی ہیں۔ اسے دلہا اور دلہن کے جسم پر پانچ یا سات بار لگایا جاتا ہے، تاکہ وِواہ سے پہلے انہیں شُدّھی (پاکیزگی)، آشیرواد (برکت) اور مانگلِک آغاز حاصل ہو۔ ہلدی، تیل اور دہی کو جسم کے لیے سُوکھ شریر اور سُکھ۔سمرِدّھی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

بان میں، غسل سے پہلے دلہا۔دلہن کے پیروں پر سپاری (सुपारी)، پیلی سرسوں (पीली सरसों)، لوہے کا چھلّا (लोहे का छल्ला) اور رکچھا سوتر (रक्षा-सूत्र) باندھا جاتا ہے۔ یہ شگون (शकुन) اور رکچھا (تحفظ) کی نیت سے کیا جاتا ہے، جس کا مقصد نظر بد اور بُری طاقتوں سے حفاظت مانگنا ہے۔ غسل کے لیے بھائی اور بھابھی کنواں/ نلکے سے پانی لاتے ہیں اور عورتیں چھلنی میں چھان کر غسل کرواتی ہیں، تاکہ یہ رشتہ پاکیزہ جذبے سے نئے تعلق میں بندھ جائے۔ غسل کے بعد بنوارا کی رسم ہوتی ہے جس میں خواتین دلہا۔دلہن کو تلک لگا کر آشیرواد دیتی ہیں۔

۱۰۔ منڈپ پوجن (मण्डप-पूजन) یا منڈھا (मंढा)

وِواہ کی مرکزی رسومات سے پہلے منڈپ پوجن کیا جاتا ہے۔ مختلف علاقوں میں اس کی شکلیں مختلف ہیں: کہیں لکڑی کے ستون (کھمبے) پر آم کے پتے، ہلدی کی گانٹھ اور مولی/کلاوہ باندھا جاتا ہے، کہیں کیلے کے پتوں سے منڈھپا بنایا جاتا ہے اور کہیں ویدی جیسا پاک گوشہ تیار کیا جاتا ہے۔

یہ عمل عموماً شادی سے پہلے مین/ مائن (मायन) یا مہورت کے دن پنڈت کی رہنمائی میں کیا جاتا ہے۔ منڈپ کے نیچے مٹی کا گھڑا/کلش رکھ کر اس میں پانی بھرا جاتا ہے، اور اس کے ڈھکن پر جَو، اُڑد کی دال رکھی جاتی ہے اور تیل کا دیپک جلایا جاتا ہے جو شادی کے بعد تک جلتا رہتا ہے، یہ پرتیک (علامت) ہے پرتشتھا، شُدّھی، استحکام اور آشیرواد کی۔

منڈپ کے ساتھ چار چھوٹی مٹکیاں (کرَوے/ कलश) رکھی جاتی ہیں جن میں مٹھائی، دروا (دربھا گھاس)، اکشت (چاول)، شہد وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔ یہ چار کرَوے چار آشرموں کی علامت سمجھے جاتے ہیں: برہماچریہ، گرہستھ، واپرستھ، سنیاس بی یعنی شادی کا رشتہ گرہستھ آشرم کے دھارمک سفر کا باضابطہ آغاز ہے۔

منڈپ گاڑنے کے بعد دلہا اور دلہن کو کنگنا (रक्षा-कङ्कण / رکچھا کنکڑ) پہنائے جاتے ہیں، جن پر سات شادی شدہ عورتیں سات گانٹھیں لگا کر آشیرواد دیتی ہیں کہ دونوں نئی زندگی میں حفاظت، خوشحالی، سکھ-سمرِدّھی، اور دھارمک سنکلپ کے ساتھ آگے بڑھیں۔ کہیں یہی عمل چھوٹا مانڈا، کھِتاری، بھات بھرنا، چوک پوجن اور دھُروا/ گوری پوجن جیسی رسومات کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

نوٹ: منڈپ پوجن یا منڈھاوِواہ سے پہلے پاک جگہ (ویدی) بنانے کی ایک اہم گرہیہ آچرن (روایتی) رسم ہے۔اس کی اصولی بنیاد کلاسیکی سنسکار گرنتھوں (جیسے سنسکار پرکاش اور مہورت شاستر کے متون) میں ملتی ہے، جہاں شادی کے لیے ایک پاکیزہ اور محفوظ مَنڈپ (مقدس دائرہ) تیار کرنے اور اس میں کلش استھاپنا (گھڑا رکھنے) کی تاکید کی گئی ہے۔ पारस्कर गृह्यसूत्र اور गोभिल गृह्यसूत्र میں وِواہ سنسکار کی بنیادی شرعی و مذہبی رسومات، مثلاً ویدی (यज्ञवेदी) کی تیاری، ہوم (ہون)، کنیادان، پانی گرہن (पाणिग्रहण)، لاجا ہوم (लाजाहोम)، اشمارو ہن (अश्मारोहण)، سپت پدی (सप्तपदी) اور دیگر وِواہ اعمال کی تفصیل ملتی ہے۔تاہم آج کل رائج منڈپ پوجن (मण्डप-पूजन)، منڈھا (मंढा)، چار کلش، جَو، اُڑد، مسلسل جلتا ہوا دیپک اور سات شادی شدہ عورتوں کی سات گرہیں جیسی تفصیلی رسومات ان گرِہیہ سوتروں میں اس شکل میں مذکور نہیں ہیں، بلکہ یہ بعد کی لوکاچار (लोकाचार) اور علاقائی ہندو شادی کی روایات کا حصہ ہیں۔

۱۱۔ گھُڑ چڑھی (घोड़ा-चढ़ी) اور بارات

شادی سے پیشتر ہونے والی رسم گھُڑ چڑھی میں دولہا غسل کر کے تیار ہوتا ہے اور ماموں کے گھر سے لائے گئے شادی کے کپڑے پہنتا ہے۔ پھر اپنے فوفا/ جیجا/ بہنوئی سے ملاقات کر کے سہرا (सेहरा) باندھتا ہے، جس میں روایتی طور پر لوہے کی ایک سوئی ڈال دی جاتی ہے تاکہ نظرِ بد اور اَپ شبھ سے بچاؤ کی نیت ہو (یہ رکشا/تحفظ کا شگون/ प्रतीक

ہے)۔ گھوڑے پر سوار ہونے سے پہلے گھوڑے کی لگام جیجا (بہنوئی) تھامتا ہے اور چاروں سمت میں چار گولیاں (یا میٹھائی/اناج) پھینک کر شگون اور امن وحفاظت کی دعا لی جاتی ہے۔ اسی وقت دلہن بھی غسل کر کے اپنے گھر پر میک اَپ اور تیاری مکمل کرتی ہے۔

بارات کے روانہ ہونے کے وقت بہن اپنے بھائی (دولہا) کے سر پر آنچل/دوپٹہ لہرا کر اس کے لیے دعا اور رکچھا مانگتی ہے، جبکہ ماں اسے چاول+گھی+بورا/شکر کھلا کر سگن (शगुन) دیتی ہے جو سفر کی کامیابی اور مانگلِک آغاز کی علامت ہے۔ بارات کے ساتھ ایک بَکسا/ڈالا میں دلھن کے کپڑے اور ضروری سامان بھی روانہ کیا جاتا ہے۔ بارات کے نکلنے کے بعد دولہا کے گھر عورتیں رات بھر منگل گیت گاتی ہیں، ناچتی اور خوشی مناتی ہیں تاکہ گھر میں شادی کا مانگلِک ماحول برقرار رہے۔

۱۲۔ استقبالِ بارات، کورٹھ اور دوار پوجا (कोरठ एवं द्वार-पूजा)

شادی میں بارات براہِ راست دلہن کے گھر نہیں جاتی بلکہ پہلے جنواس (مہمان ٹھہرنے کی جگہ جیسے ہوٹل، پنڈال یا رشتہ دار کے گھر) میں روکی جاتی ہے۔ وہاں دولہا کی طرف سے جیجا/بہنوئی یا خاندان کا بڑا آدمی ہری ڈالی (हरी डाली) اور تحائف کے ساتھ دلہن والوں کو بارات کی آمد کی اطلاع دیتا ہے۔

دلہن کے لیے سسرال سے بھیجا گیا اپٹن، میک اَپ، زیور یا لباس دیا جاتا ہے تاکہ دلہن پھیروں سے قبل غسل کر کے نیا لباس پہن سکے۔ اس مرحلے کو بعض علاقوں میں کورتھ/کورٹھ (कोरठ) کہا جاتا ہے یعنی بارات کی رسمی آمد کی خبر۔

اس کے بعد دلہا والوں کے اہم لوگ تھال میں ناریل، مٹھائی، بتاشے اور کُرچھا لے کر دلھن والوں کو دعوت (نیوتا) دیتے ہیں۔ گھر یا منڈپ کے دروازے پر دوار پوجا (द्वार पूजा) کی جاتی ہے جس میں دونوں خاندانوں کے بڑے بزرگ اور رشتہ دار آہوان (स्वागत)، تلک اور آشیرواد کے ساتھ ایک دوسرے کا استقبال کرتے ہیں۔ اسی لمحے سے

دونوں خاندانوں کا رسمی ملن (लोकसर) شروع سمجھا جاتا ہے اور بارات کو گھر/منڈپ میں داخل ہونے کی اجازت دی جاتی ہے۔

۱۳۔تورڑ ڈُھلاؤ یا بروٹھی (ब्रोठी/तोरण ढलाव)

شادی میں توڑن/تورڑ دھلاؤ وہ رسم ہے جس میں توڑن (तोरण) یعنی دلہن کے گھر کے دروازے پر خوشبو، پتے، پھول یا روایتی سجاوٹ لگائی جاتی ہے۔ روایت کے مطابق یہ رسم شیو۔ پاروتی وِواہ سے منسوب مانی جاتی ہے؛ مقصد یہ ہے کہ دولہا جب دلہن کے گھر یا منڈپ پر پہنچے تو دروازے پر شگون کے پردے/توڑن کے سامنے رک کر رسم ادا کرے۔ بعض علاقوں میں روایتی طور پر سات چڑیاں/ پتیاں/ پتلے بٹھا کر دولہا چھڑی سے انہیں اڑانے کی رسم کرتا ہے، جو رُکاوٹیں دور ہونے اور نئے سفر کے کھلنے کی علامت ہے۔

اس کے بعد دولہا کو چوکی/ دہلیز پر کھڑا کر کے آرتی (आरती) اتاری جاتی ہے، عورتیں منگل گیت (मंगल गीत) گاتی ہیں اور اہلِ خانہ آشیرواد دیتے ہیں کہ گربھ/گھر وِواہ سنکلپ کے ساتھ یہ مقدس سفر کامیاب ہو۔ آرتی کے بعد دلہا کو گھر/منڈپ میں داخل ہونے کی اجازت دی جاتی ہے۔ یہ پورا عمل مانگلِک شگون، آشیرواد اور دربارِ گرہہ میں داخلے کی نشانی ہے۔

ویدک وِواہ سنسکار کے بنیادی مراحل

ویدک وِواہ سنسکار کے بنیادی مراحل درج ذیل ہیں:

۱۔ور پوجن (वर पूजन)

ور پوجن (वर पूजन) وہ مرحلہ ہے جو ور مالا (پھولوں کے ہار) سے پہلے ہوتا ہے، جب دولہے کا استقبال، آرتی، تلک اور آشیرواد کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے کہ دلہا شانتی، دھرم اور خوش نیتی کے ساتھ کنیا کے گھر آیا ہے، اور دونوں خاندان احترام

ومحبت کے ساتھ رشتے کی شروعات کر رہے ہیں۔

स्वस्ति ते पति भव,
आयुष्मान् भूयाः,
श्रीमान् भूयाः,
सौभाग्यं ते भविष्यति।

ترجمہ: تم پر سلامتی ہو اے ور (دولہا)، تم لمبی عمر پاؤ، تم خوش بخت اور برکتوں والے بنو، یہ رشتہ تمہارے لیے سعادت اور بھلائی لائے۔

حوالہ: یہ آشیرواد ویدی ''سُوستی وچن'' اور شادی کے ''ورآشیرواد'' میں مستعمل روایتی عبارت ہے، جس کی بنیاد تیتریہ سانہتا (یجروید) کے سُوستی منتر اور گرہیہ سوتر پر میرا (خصوصاً اشولائن گرہیہ سوتر و اپستمب گرہیہ سوتر) کے آشیرواد حصوں پر ہے۔ یہ عبارت لفظ بہ لفظ کسی ایک شاستر میں نہیں، بلکہ روایتی مجموعہ/سنکلن ہے۔

۲۔ ورنا/ ور مالا (जयमाला / वरमाला) قبولیت اور رضامندی

ویدک شادی کی رسومات کے دوران ور مالا (پھولوں کے ہار) کی رسم آپس کی رضامندی، باہمی قبولیت اور دلوں کے ملاپ کی ایک خوبصورت علامت ہے۔ یہ عمل ظاہر کرتا ہے کہ دولہا اور دلہن ایک دوسرے کو خوشی سے اپنا رہے ہیں۔ اگرچہ اس رسم کا مخصوص شلوک یا ذکر قدیم گرہیہ سوتروں میں براہِ راست نہیں ملتا اور یہ ایک روایتی و سماجی رسم (لوک آچار) ہے، لیکن اس کا تصور شادی کو باہمی رضامندی پر قائم رشتہ ماننے کی ویدک بنیادوں سے میل کھاتا ہے۔

حوالہ: یہ مفہوم ویدک شادی کی بنیاد یعنی پانی گرہن اور سپت پدی کے منتروں (جیسے اشولائن گرہیہ سوتر اور روایتی وواہ پدھتی) کے فلسفے پر مبنی ہے، جہاں دونوں عمر بھر ساتھ چلنے کا عہد کرتے ہیں۔

۳۔ کنیا دان (कन्यादान) مقدس ترین دان

اس مرحلے میں دلہن کے والدین اپنی بیٹی کو دلہا کے سپرد کر کے اسے نیا گھر، نیا دھرم اور نئی ذمہ داری عطا کرتے ہیں۔ اسے شاستروں میں سب سے مقدس دان (اعلیٰ ترین عطیہ) کہا گیا ہے، کیونکہ یہ زندگی کے اتہاس کا دان ہے۔

کنیا دان کو ہندو روایات میں ایک عظیم اور مقدس عمل مانا گیا ہے۔ منواسمرتی (ادھیائے 3، شلوک 27) میں شادی کی سب سے بہترین قسم یعنی براہما وواہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ویدوں کے عالم اور اچھے اخلاق والے ور (دولہے) کو گھر بلا کر، اس کا ستمکار کر کے بیٹی کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دینا ہی سب سے بہترین طریقہ ہے۔

اگرچہ مقبول روایات اور پُرانوں میں اس عمل کو ان الفاظ کے ساتھ یاد کیا گیا ہے:

कन्यादानं महादानम्

ترجمہ: کنیا دان (بیٹی کا عطیہ) ہی سب سے بڑا اور عظیم ترین دان ہے۔ یہ عمل صرف ایک رسم نہیں، بلکہ دو خاندانوں کے درمیان پیار، بھروسے اور ذمہ داریوں کی منتقلی کا ایک مقدس مرحلہ ہے۔

۴۔ پانی گرہن (पाणिग्रहण) ہاتھ پکڑ کر عہد

اس مرحلے میں دلہا دلہن کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر یہ اعلان کرتا ہے کہ وہ زندگی بھر کی ذمہ داری، بھروسہ، عزت اور حفاظت کا وعدہ کرتا ہے۔ یہی لمحہ ایک طرح سے زندگی کے سفر کی باضابطہ شروعات ہے۔

गृभ्णामि ते सौभगत्वाय हस्तं मया पत्या जरदष्टिर्यथासः।

ترجمہ: میں خوش قسمتی اور سعادت کے لیے تمہارا ہاتھ تھامتا ہوں، تاکہ تم میرے ساتھ (بطور شریکِ حیات) بڑھاپے تک طویل عمر پاؤ۔

(آشوالاین گرہیہ سوتر، ادھیائے 1 (باب 1)، کھنڈ 8، شلوک 12)

یہاں دولہے کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ دلہن کا ہاتھ تھامے اور یہ ویدک منتر پڑھے۔ یہ منتر اصل میں رگ وید (منڈل 10، سوکت 85، منتر 36) سے لیا گیا ہے، جسے آشوالاین گرہیہ سوتر نے اپنی رسم میں شامل کیا ہے۔

تفصیل: اس لمحے کو یہ سمجھا جاتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے سہ دھرمنی (ساتھی برائے

دھرم) بن رہے ہیں۔

۵۔آگنی یگیہ/ہَوَن (हवन/अग्निहोम) آگ کو گواہ بنانا

آگ کو ویدک دھرم میں ساکھشی (گواہ) سمجھا جاتا ہے۔شادی کے وقت یگیہ/ ہون کیا جاتا ہے،جس میں آہوتیاں دے کر دیوتاؤں سے رشتہ کی قبولیت،تحفظ اور برکت کی دعا مانگی جاتی ہے۔آگ اس رشتے کی پاکیزگی اور ناقابلِ انکار گواہی ہے۔

मयेदमग्ने सधमादो अस्तु।

ترجمہ: اے اگنی! یہ جوڑا آپ کے حضور اکٹھا ہوا ہے،آپ ہر طرح سے ان کی حفاظت کریں۔ہمارے اس یگیہ اور ملاپ میں برکت اور خوشیاں شامل ہوں۔

مفہوم: آگ دیوتاؤں تک پیغام پہنچانے والی مقدس قوت ہے،اور وہ دولہا دلہن کے اس عہد کی سب سے بڑی گواہ ہے۔یہ عمل اعلان کرتا ہے کہ شادی کائنات اور الٰہی اصولوں کے سامنے عہد ہے،نہ کہ محض دنیاوی رواج۔

حوالہ: یہ فلسفہ رگ وید (منڈل 10،سوکت 85) اور آشوالاین گرہیہ سوتر (ادھیائے 1،کھنڈ 7) کی وواہ ہوم (شادی کے ہون) کی روایات سے ماخوذ ہے،جہاں آگ کو ساکھشی مان کر آہوتیاں دی جاتی ہیں۔

۶۔سات پھیرے सप्त-फेरे / अग्नि-प्रदक्षिणा

ویدک وواہ میں دلہا اور دلہن آگ کے گرد دائیں سمت چکر (پھیرا/فیرہ) لگاتے ہیں، جسے अग्नि-प्रदक्षिणा کہا جاتا ہے۔یہ گردش آگ کو گواہ بنا کر لی جانے والی قسم،عہد اور دھارمک سنکلپ (نیت) ہے۔اس عمل میں شادی کو صرف دنیاوی معاہدہ نہیں بلکہ اگنی ساکشی (آگ کی گواہی) کے ساتھ کیا جانے والا روحانی و آدھیاتمک بندھن مانا جاتا ہے۔

سات چکروں کو सप्त-फेरे کہتے ہیں جن میں ہر پھیرا ایک وعدہ ہے رزق،طاقت، خوشحالی،محبت،خاندان،وفاداری اور ہمیشگی کا عہد۔یہ رسماً اور دھارمک طور پر اعلان ہے کہ رشتہ سات اصولوں پر قائم رہے گا اور دونوں مل کر زندگی کا سفر طے کریں گے۔

सखा सप्तपदा भव।

ترجمہ: (ساتویں قدم پر) تم سات قدم چل کر میری سکھا (برابر کی دوست اور ہم سفر) بن گئی ہو۔

مفہوم: ان سات قدموں کے بعد ہم ایک دوسرے کے ابدی ساتھی اور ہم سفر بنے؛ اب ہمارا یہ رشتہ محبت، برابری اور اگنی کی گواہی (اگنی ساکشی) کے ساتھ مکمل ہو گیا۔

حوالہ: اشوالاین گرہیہ سوتر (ادھیائے 1، کھنڈ 7، شلوک 19) میں سپت پدی کے سات قدموں کا ذکر تو ہے، مگر یہ پورا منتر (सखा सप्तपदा भव...) لفظ بہ لفظ سب سے پہلے واجسنئی سانہتا (شکل یجروید) اور پارسکر گرہیہ سوتر (ادھیائے 1، کاندکا 8) میں پوری تفصیل سے ملتا ہے۔ اشوالاین روایت میں پنڈت اس منتر کو اسی ویدک بنیاد پر پڑھتے ہیں۔

۷۔ سپت پدی/ سات قدم (सप्तपदी) شادی کی تکمیل

یہ ویدک شادی کا اہم ترین مرحلہ ہے۔ دلہا اور دلہن آگ کے پاس سات قدم ساتھ چلتے ہیں اور ہر قدم پر ایک عہد (سنکلپ) کرتے ہیں۔ شاستروں کے مطابق اسی عمل کے بعد شادی معتبر اور مکمل ہوتی ہے۔

نوٹ: سات پھیرے (सप्त-फेरे / अग्नि-प्रदक्षिणा) اور سپت پدی (सप्तपदी / سات قدم) دونوں شادی کے دوران ہوتے ہیں، لیکن شاستری لحاظ سے یہ الگ رسومات ہیں اور دونوں کا مقصد اور قانونی حیثیت مختلف ہے۔ سپت پدی شادی کی شاستری (دھارمک/ قانونی) تکمیل کرتی ہے، جبکہ سات پھیرے آگ کو گواہ بنا کر عہد کا روحانی اعلان ہیں۔

عام فہم میں سات پھیرے (सप्त-फेरे / अग्नि-प्रदक्षिणा) اور سپت پدی (सप्तपदी / سات قدم) کو ایک ہی سمجھا جاتا ہے، کیونکہ دونوں آگ کے سامنے انجام دیے جاتے ہیں، دونوں میں سات مراحل یا اقدامات شامل ہوتے ہیں، دونوں شادی کے مرکزی حصے میں آتے ہیں اور موجودہ رسومات میں اکثر ان دونوں کو ملا کر ایک ہی عمل کی طرح ادا کیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے روزمرہ بول چال اور عوامی سمجھ میں یہ دونوں ایک ہی اصطلاح بن جاتے

ہیں؛ لیکن شاستری اور دھارمک اعتبار سے یہ الگ الگ رسومات ہیں سات پھیرے آگ کو گواہ بنا کر رشتے کے اعلان اور عہد کی علامت ہیں، جبکہ سپت پدی سات قدم اور سات وعدوں کے ذریعے شادی کی باقاعدہ اور شاستری تکمیل کا درجہ رکھتی ہے۔

خلاصۂ سپت پدی

سپت پدی ہندو وِواہ کی مرکزی رسم ہے جس میں دولہا۔دلہن سات قدم چلتے ہیں۔ اس میں مشرق یا شمال کی سمت، عموماً شمال کی طرف پہلا قدم بڑھانے سے آغاز ہوتا ہے۔ فقہی و مذہبی بحث میں اختلاف ہے کہ بعض روایات میں سات پھیرے کو سپت پدی کہا جاتا ہے جبکہ موجودہ رواج میں چار پھیرے + سات قدم ہوتے ہیں۔ قانونی طور پر (ہندو میرج ایکٹ کی رومت) شادی اس وقت مکمل سمجھی جاتی ہے جب دونوں سات قدم ایک ساتھ لے لیں؛ ساتواں قدم پورا ہونے سے پہلے اگر وفات ہو جائے تو دلہن کنواری شمار ہوتی ہے۔

سات قدم ذرائع زندگی اور ذمہ داری

سپت پدی میں دولہا گھر، دولت، خاندان اور معاشی ذرائع کی نشان دہی کرتے ہوئے بیوی کو گھریلو زندگی میں شامل ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ گھر، رزق اور دولت کے اہتمام میں وسنو بھگوان کی توفیق مطلوب ہے، اور دلہن ہر قدم پر قبولیت کا اظہار کرتی ہے۔ وہ وعدہ کرتی ہے کہ دھوکے سے پاک رہ کر، میٹھے لہجے میں، صبر اور اخلاص سے گھر اور شوہر کی رفاقت نبھائے گی، اور دولت کا صحیح استعمال کرے گی۔

سماجی و معاشی فرائض

پانچویں اور چھٹے قدم میں پرانے سماجی نظام کے مطابق جانوروں، زرعی وسائل، موسموں کے مطابق خوراک، گھریلو اہتمام، اور خاندان کی کفالت عورت کی ذمہ داریوں میں شامل بتائی گئی ہیں۔ دولہا ہر درجے پر وشنو کی توفیق کی دعا کرتا ہے، اور دلہن رضامندی

واقرار کے ساتھ کہتی ہے کہ وہ ان امور کو مخلصی سے نبھائے گی۔ ساتویں قدم پر دونوں ہم سفری، وفاداری اور عمر بھر ساتھ رہنے کے عہد کرتے ہیں یہی سپت پدی کا بندھن ہے۔

وامانگی (وامبھاو/ بائیں جانب بیٹھنا)

سپت پدی کے بعد دلہن دلہا کے بائیں جانب بیٹھتی ہے جسے وامانگی کہا جاتا ہے، اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ شوہر اپنے دل کا مقام بیوی کو دیتا ہے۔ اس کے بعد سات معاہدات کئے جاتے ہیں: دلہن شوہر سے عبادت، خاندان، مالی فیصلوں، وفاداری اور سماجی خدمت میں شمولیت واقرار مانگتی ہے؛ اور دولہا بیوی سے اطاعت، ادب، غصے سے پرہیز، خدمت، علم دوستی اور بزرگوں کے احترام کا عہد لیتا ہے۔ ان وعدوں کے تبادلے کے بعد رسم سندور (مانگ بھرنا) ہوتی ہے۔

نکاح/ وِواہ کا مکمل ہونا

ان عہد و پیمان کے بعد دلہن وامانگی کہلاتی ہے اور شوہر۔ بیوی کا رشتہ مکمل تسلیم کیا جاتا ہے۔ پھر گود بھرائی، پیڑھا بدلنا، کلیوا، وداعی جیسی رسوم ادا ہوتی ہیں۔ مذہبی تصور کے مطابق سات قدم اصل بنیاد ہیں، اور سماجی، قانونی اعتبار سے بھی یہی قدم نکاح/ وِواہ کی تکمیل کا معیار ہیں۔ اس لیے سپت پدی کا حقیقی مقصد صرف چلنا نہیں بلکہ سات عملی معاہدات اور گھرانے کے سات میدانوں میں ذمہ داری قبول کرنا ہے۔

(ہندو سنسکار اور رسومات، باب: سپت پدی وِواہ رسومات، مصنف: راکیش گپتا، ناشر: ڈائمنڈ پاکٹ بکس پرائیویٹ لمیٹڈ، اوکھلا، نئی دہلی، اشاعت: 2016ء)

۸۔ گرہ پرویش (गृह-प्रवेश) دلہن کا گھر میں استقبال

سپت پدی کے بعد دلہن کو لکشمی (برکت، نعمت اور خوشحالی) کا روپ مان کر گھر میں داخل کیا جاتا ہے۔ یہ نئے خاندان کی شروعات، باہمی محبت اور بزرگوں کے آشیرواد کی علامت

ہے۔ ویدک شاستروں میں دلہن کا استقبال سسرال کے مخدوم فرد کے طور پر کیا گیا ہے۔

सम्राज्ञी श्वशुरे भव सम्राज्ञी श्वश्वां भव।
ननान्दरि सम्राज्ञी भव सम्राज्ञी अधि देवृषु॥

ترجمہ: (اے ودو/ دلہن!) تم سسر کے لیے ملکہ بنو، ساس کے لیے ملکہ بنو، نند کے لیے ملکہ بنو اور دیوروں کے لیے بھی ملکہ (سمراجنی) کا مقام پاؤ۔

مفہوم: اے دلہن! تم خوشی اور محبت بن کر آؤ، تمہارے اخلاق سے گھر کو برکت، شانتی اور خوشحالی عطا ہو اور سسرال کا ہر فرد تمہیں ملکہ کی طرح عزت و احترام کا مقام دے۔

(یہ ہندو وواہ سنسکار کا سب سے مشہور منتر ہے، جو رِگ وید (منڈل 10، سکت 85، منتر 46) میں درج ہے اور گرہ پرویش کے وقت دلہن کو سسرال میں اعلیٰ ترین سماجی درجہ دینے کے لیے پڑھا جاتا ہے)

اسی طرح رِگ وید میں ہے:

इहैव स्तं मा वि यौष्टं विश्वमायुर्व्यश्नुतम्।
क्रीळन्तौ पुत्रैर्नप्तृभिर्मोदमानौ स्वके गृहे॥

ترجمہ: (اے دولہا اور دلہن!) تم دونوں یہیں (اس گھر میں) رہو، کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہو، اور اپنے بچوں اور پوتوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے اپنے گھر میں خوش و خرم طویل زندگی بسر کرو۔ (رِگ وید، منڈل 10، سکت 85، منتر 46)

❁❁❁



ہندو دھرم میں وراثت کی تقسیم

ہندو دھرم شاستروں کے مطابق اگر کسی شخص کی بیویاں مختلف ورتن/ ذاتوں (براہمن، کشتریہ، ویش، شودر) سے ہوں تو شوہر کو اپنی بیویوں کے ساتھ بھی ان کے ذات کی بنیاد پر فرق و امتیاز (بھید بھاؤ) برتنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی روزمرہ کی زندگی، گھریلو مقام، احترام، حقوق اور سماجی اہلیت، یہ چیزیں ذات کے اعتبار سے مختلف رکھی جاتی ہیں۔

مزید یہ کہ وہ شخص جب دنیا سے رخصت ہو اور اس کی جائیداد (زائداد) تقسیم کی جائے تو صرف خاندان ہونے کے ناطے تمام بچوں کو برابر نہیں سمجھا جاتا، بلکہ جائیداد کے حصے بھی بیوی اور اس کی اولاد کی ذات کے مطابق طے کیے جاتے ہیں۔ یعنی:

- اعلیٰ ذات (براہمن) بیوی کی اولاد کو سب سے زیادہ حق اور بڑا حصہ
- متوسط ذات (کشتریہ، ویش) بیوی کی اولاد کو درمیانہ حصہ
- ادنیٰ ذات (شودر) بیوی کی اولاد کو سب سے کم حصہ

اس طرح شاستری نقطۂ نظر سے گھر کا نظم و نسق، بیویوں کے ساتھ برتاؤ اور وراثت کی تقسیم جیسے خاندانی معاملات میں بھی ذات (ورن) کو اساسی معیار قرار دیا گیا ہے، اور اسی فرق کو باقاعدہ سماجی و قانونی امتیاز (بھید بھاؤ) کی صورت میں نافذ کرنے کی تلقین کی گئی ہے، جس کے نتیجے میں مختلف ذاتوں کے افراد کے حقوق و مراعات برابر نہیں رہتے بلکہ ان میں واضح درجہ بندی پیدا ہو جاتی ہے۔

यदि स्त्रीभ्यो जातिभ्योऽभिमुखे पुत्राः स्युः,
ते धनस्य पितृकस्य दशांशांशं कुर्वन्तु,
चतुर्गुणः त्रिगुणः द्विगुणः एकगुणः।

(बौधायन धर्मसूत्र, प्रश्न 2,अध्याय 2,कण्डिका 3,सूत्र 10)

ترجمہ: اگر ایک شخص کی مختلف ذاتوں (ورنوں) کی بیویوں سے بیٹے ہوں، تو وہ باپ کے موروثی مال کو دس حصوں میں تقسیم کریں، پھر ورن کی ترتیب کے مطابق برہمن بیوی کے بیٹے کو چار حصے، کشتریہ بیوی کے بیٹے کو تین حصے، ویشیا بیوی کے بیٹے کو دو حصے، اور شودر بیوی کے بیٹے کو ایک حصہ دیا جائے۔

(باوَدھایَن دھرم سُوتر، پرشن 2، ادھیائے 2، کنڈ 3، سُوتر 10)

(Baudhāyana Dharmasūtra, Praśna 2,Adhyāya 2,Kaṇḍikā 3,Sūtra 10,in Georg Bühler (trans) The Sacred Books of the East, Vol. 14, ed. F. Max Müller, Oxford: Clarendon Press, 1882, Page 225)

باودھایَن دھرم سُوتر کے مطابق اگر ایک شخص کی بیویاں مختلف ذاتوں (वर्ण) (برہمن، کشتریہ، ویش اور شودر) سے ہوں اور ان سے بیٹے پیدا ہوں تو وراثت کی تقسیم ذات کے اعتبار سے کی جاتی ہے۔ اس کے لیے باپ کی جائیداد کو پہلے دس حصوں میں بانٹا جاتا ہے اور پھر برہمن بیوی کے بیٹے کو چار حصے، کشتریہ بیوی کے بیٹے کو تین، ویشیا کے بیٹے کو دو اور شودر بیوی کے بیٹے کو ایک حصہ دیا جاتا ہے۔ یہ قانون ذات کی درجہ بندی کے مطابق بچوں کی معاشرتی حیثیت طے کرتا ہے اور اسی کو وراثتی حقوق کی بنیاد بنایا گیا ہے۔ یہ سُوتر اصل متن ہے جو (چار ذاتوں کی ترتیب: शूद्र, वैश्य, क्षत्रिय,ब्राह्मण) کے مطابق بچوں کے حصے کا فیصلہ بتاتا ہے۔

منواسمرتی کے مطابق تقسیم

कीनाशो गोवृषो यानमलङ्कारश्च वेश्म च।
विप्रस्यौद्धारिकं देयमेकांशश्च प्रधानतः॥

ترجمہ: کھیتی باڑی کا کارکن (یا زرعی غلام)، افزائشِ نسل کے لیے رکھا گیا

بیل، سواری، زیورات اور مکان بطورِ اضافی (ترجیحی) حصہ برہمن بیوی کے بیٹے کو دیے جائیں، نیز اسے ایک بہترین (خصوصی) حصہ بھی دیا جائے۔

(منواسمرتی، ادھیائے 9، شلوک 150)

त्र्यंशं दायाद् हरेद्विप्रः पुत्रो द्व्यशौ तु क्षत्रियः।
वैश्याजः सार्धमंशं तु शूद्राजोऽंशमवाप्नुयात्॥

ترجمہ: اس کے بعد باقی ماندہ ترکہ میں برہمن بیوی کے بیٹے کو تین حصے، کشتریہ بیوی کے بیٹے کو دو حصے، ویشیا بیوی کے بیٹے کو ڈیڑھ حصہ، اور شودر بیوی کے بیٹے کو ایک حصہ دیا جائے۔ (منواسمرتی، ادھیائے 9، شلوک 151)

सर्वं वा रिक्थजातं तद्दशधा परिकल्प्य च।
धर्म्यं विभागं कुर्वीत विधिनानेन धर्मवित्॥
चतुरंशान् हरेद्विप्रस्त्रीनंशान् क्षत्रियासुतः।
वैश्यापुत्रो हरेद्द्व्यशमंशं शूद्रासुतो हरेत्॥

ترجمہ: یا پھر تمام موروثی جائیداد کو دس حصوں میں تقسیم کیا جائے، اور دھرم کا جاننے والا اس کی تقسیم اس طریقے کے مطابق کرے۔ اس صورت میں برہمن بیوی کے بیٹے کو چار حصے، کشتریہ بیوی کے بیٹے کو تین حصے، ویشیا بیوی کے بیٹے کو دو حصے، اور شودر بیوی کے بیٹے کو ایک حصہ دیا جائے۔ (منواسمرتی، ادھیائے 9، شلوک 152-153)

(منواسمرتی، ادھیائے 9، شلوک 150؛ انگریزی ترجمہ: جارج بیولر (Georg Bühler)، The Sacred Books of the East، جلد 25، مدیر: ایف۔ میکس مولر (Max Müller)، کلیرنڈن پریس، آکسفورڈ، 1886ء، صفحہ 369)

وضاحت: یعنی منو کا کہنا ہے کہ اگر کسی شخص کی بیویاں مختلف ذاتوں سے ہوں تو وراثت کی تقسیم ذات کے لحاظ سے ہوگی؛ سب سے بہتر یا قیمتی حصہ برہمن بیوی کے بیٹے کو دیا جائے گا یا پھر باقی مال کو دس حصوں میں بانٹ کر برہمن بیٹے کو چار حصے، کشتریہ بیٹے کو تین حصے، ویش بیٹے کو دو حصے اور شودر بیٹے کو ایک حصہ دیا جائے گا۔ یہ تقسیم ذات کی

برتری کے اصول پر مبنی ہے، جسے منو سماجی و خاندانی نظام کا حصہ قرار دیتے ہیں۔

خلاصہ

قدیم ہندو دھرم شاستروں، خصوصاً باودھاین دھرم سُوتر اور منو اسمرتی میں ایسی صورت بیان کی گئی ہے کہ اگر ایک شخص کی بیویاں مختلف ورن (ذاتوں) سے ہوں تو وراثت کی تقسیم اولاد کی ماں کے ورن کے مطابق کی جائے گی۔ اس ترتیب میں برہمن بیوی کی اولاد کو سب سے زیادہ، کشتریہ کو اس سے کم، ویش کو اس سے کم اور شودر بیوی کی اولاد کو سب سے کم حصہ دیا جاتا ہے۔

بعض نصوص میں برہمن بیوی کے بیٹے کو مکان، سواری، زیورات اور دیگر قیمتی املاک بطورِ ترجیحی حصہ دینے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان قدیم شاستری احکام میں وراثت کی تقسیم کا ایک اہم معیار ذات (ورن) بھی قرار دیا گیا تھا۔

مزید یہ کہ اس نظام میں وراثتی حقوق صرف خونی رشتہ (نسب) کی بنیاد پر متعین نہیں کیے گئے، بلکہ والدہ کی سماجی و مذہبی حیثیت اور اس کے ورن کو بھی فیصلہ کن اہمیت دی گئی ہے۔ چنانچہ ایک ہی باپ کی اولاد ہونے کے باوجود مختلف ذاتوں سے تعلق رکھنے والی ماؤں کے بیٹوں کے حصے برابر نہیں رہتے، بلکہ ان کے درمیان باقاعدہ درجہ بندی کی جاتی ہے۔

اس طرح وراثت کا یہ نظام بھی ورن آشرم (Varṇa System) کے اس سماجی ڈھانچے کی عکاسی کرتا ہے جس میں معاشرتی مرتبہ، حقوق اور مراعات کا تعین پیدائش اور ذات کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔

البتہ یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ جدید ہندوستانی قانون، خصوصاً Hindu Succession Act, 1956 کے نفاذ کے بعد وراثت کے بہت سے قدیم احکام میں اصلاحات کی گئی ہیں، اور ذات کی بنیاد پر اس نوع کی تقسیم کو قانونی حیثیت حاصل نہیں رہی۔ تاہم قدیم دھرم شاستروں میں مذکور یہ احکام اس امر کا تاریخی ثبوت ہیں کہ اس دور

کے مذہبی و سماجی نظام میں ورن (ذات) کو خاندانی حقوق، معاشرتی حیثیت اور وراثتی تقسیم کے تعین میں بنیادی اہمیت حاصل تھی۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ دنیا کے مختلف مذاہب اور قانونی نظاموں میں وراثت کے اصول یکساں نہیں رہے۔ مختلف مذاہب اور تہذیبوں نے اپنے مذہبی متون، سماجی روایات اور قانونی ضوابط کی روشنی میں الگ الگ نظامِ وراثت وضع کیے ہیں۔

کہیں وراثت کی بنیاد نسب پر رکھی گئی، کہیں وصیت کو زیادہ اہمیت دی گئی، کہیں صنفی امتیاز یا خاندانی روایات کو بنیاد بنایا گیا، جبکہ مختلف ممالک نے وقت کے ساتھ اپنے سماجی تقاضوں کے مطابق ان قوانین میں اصلاحات بھی کیں۔ اس لحاظ سے ہر مذہب اور قانونی نظام کا وراثتی ڈھانچہ اپنے تاریخی، مذہبی اور سماجی پس منظر کا آئینہ دار ہے۔

اسلامی نظامِ وراثت اس اعتبار سے ایک منفرد اور متعین نظام پیش کرتا ہے کہ اس میں ہر مستحق وارث کا حصہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ اسلام میں تمام وارثوں کے حصے ان کے خاندانی تعلق اور ذمہ داریوں کے اعتبار سے مختلف ہو سکتے ہیں، تاہم یہ تفاوت ذات، نسل، قبیلہ، رنگ یا سماجی حیثیت کی بنیاد پر نہیں، بلکہ رشتۂ قرابت اور اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ شرعی اصولوں کی بنیاد پر ہے۔

لہٰذا اگر ایک شخص کی متعدد بیویاں شرعی نکاح میں ہوں تو ان کی اولاد اپنے نسب کے اعتبار سے برابر شمار ہوتی ہے، اور کسی بچے کا حصہ اس کی ماں کے خاندان، قبیلے، ذات یا سماجی مرتبے کی وجہ سے کم یا زیادہ نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح اسلام میں کسی عربی کو عجمی پر، کسی گورے کو کالے پر، یا کسی اعلیٰ خاندان والے کو ادنیٰ خاندان والے پر وراثت کے باب میں کوئی ترجیح حاصل نہیں۔

❁❁❁



ورن ویوستھا (वर्ण व्यवस्था) کا مختصر تعارف

ہندو مذہب میں ورن ویوستھا (वर्ण व्यवस्था) ایک قدیم سماجی و مذہبی نظام ہے جس کے تحت معاشرے کو روایتی طور پر چار بنیادی ورن (طبقات) میں تقسیم کیا گیا: برہمن (ब्राह्मण)، کشتریہ (क्षत्रिय)، ویش (वैश्य) اور شودر (शूद्र)۔

ورن ویوستھا (वर्ण व्यवस्था) کا ابتدائی ذکر قدیم ویدک ادب، خصوصاً رِگ وید (ऋग्वेद) کے پُرش سوکت (पुरुष सूक्त) میں ملتا ہے، جہاں ایک علامتی بیان کے ذریعے انسانی معاشرے کو چار ورنوں میں تقسیم کیا گیا ہے: برہمن (ब्राह्मण)، کشتریہ (क्षत्रिय)، ویش (वैश्य) اور شودر (शूद्र)۔ اس منتر میں بتایا گیا ہے کہ کائناتی ہستی (پُرش) کے منہ سے برہمن، بازوؤں سے کشتریہ، رانوں سے ویش اور قدموں سے شودر پیدا ہوئے۔ قدیم مفسرین نے اس بیان کو معاشرے میں مختلف ذمہ داریوں اور افعال کی علامتی تشریح کے طور پر بھی بیان کیا ہے۔

بعد کے زمانے میں برہمن گرنتھوں، دھرم سوتروں اور دھرم شاستروں نے اس تصور کو مزید منظم کیا۔ خصوصاً منواسمرتی (मनुस्मृति) میں ہر ورن کے فرائض، حقوق، مذہبی ذمہ داریوں، شادی، وراثت اور سماجی تعلقات سے متعلق تفصیلی احکام بیان کیے گئے، جس کے نتیجے میں ورن ویوستھا ایک باقاعدہ سماجی و مذہبی نظام کی صورت اختیار کر گئی۔ وقت گزرنے کے ساتھ یہ نظام مزید پیچیدہ ہوتا گیا اور مختلف پیشوں، علاقوں اور خاندانی

روایات کی بنیاد پر ہزاروں جاتیوں (जाति) میں تقسیم ہو گیا، جنہوں نے صدیوں تک ہندوستانی معاشرے کی سماجی ساخت پر گہرا اثر ڈالا۔ اس نظام کا بنیادی ذکر رگ وید اور بعد میں منواسمرتی سمیت دیگر دھرم شاستروں میں تفصیل سے ملتا ہے جیسے:

लोकानां तु विवृद्ध्यर्थं मुखबाहूरुपादतः ।
ब्राह्मणं क्षत्रियं वैश्यं शूद्रं च निरवर्तयत् ॥

ترجمہ: دنیا کی ترقی، بقا اور نظام کو بہتر طریقے سے چلانے کے لیے، اس (پرماتما/ خالق) نے اپنے منہ، بازوؤں، رانوں اور پیروں سے بالترتیب برہمن، کشتریہ، ویشیہ اور شودر کو پیدا کیا (یعنی معاشرے کی فلاح کے لیے ان چاروں طبقات کو مختلف ذمہ داریاں دے کر وجود میں لایا)۔ (منواسمرتی، ادھیائے 1، شلوک 31)

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीद् बाहू राजन्यः कृतः ।
ऊरू तदस्य यद्वैश्यः पद्भ्यां शूद्रो अजायत ॥

ترجمہ: اس (کائنات کے عظیم وجود/ پرماتما) کا منہ برہمن ہوا، اس کے بازو راجنیہ (کشتریہ) بنے، اس کی رانیں ویشیہ بنیں اور اس کے پیروں سے شودر پیدا ہوا۔ (رگ وید سنہتا، منڈل 10، سوکت 90، شلوک 12)

قدیم ہندو شاستروں کے مطابق ہر ورن کے لیے مخصوص فرائض، ذمہ داریاں اور معاشرتی کردار متعین کیے گئے تھے؛ مثلاً برہمنوں کا کام تعلیم و مذہبی رسومات، کشتریوں کا حکومت و دفاع، ویشوں کا تجارت و زراعت، اور شودروں کا دیگر طبقات کی خدمت قرار دیا گیا۔

بعد کے ادوار میں یہی ورن نظام مختلف جاتیوں کی صورت میں زیادہ پیچیدہ سماجی ڈھانچے میں تبدیل ہو گیا، جس نے ہندوستانی معاشرے پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ موجودہ دور میں قانونی طور پر ذات پات کی بنیاد پر امتیاز کی ممانعت ہے، تاہم اس نظام کے سماجی اثرات بعض علاقوں میں آج بھی مختلف صورتوں میں دیکھے جاتے ہیں۔

اس نظام کے اثرات تعلیم، مذہبی رسومات، پیشوں، سماجی میل جول، شادی بیاہ اور بعض اوقات وراثت کے قوانین تک بھی پہنچے۔ اگرچہ جدید ہندوستان میں آئین کے تحت ذات پات کی بنیاد پر امتیاز ممنوع ہے اور تمام شہری قانوناً برابر ہیں، تاہم بعض علاقوں میں ورن اور جاتی سے وابستہ سماجی روایات اور اثرات آج بھی مختلف درجوں میں موجود ہیں۔ اس وجہ سے ورن ویوستھا ہندوستان کی سماجی تاریخ اور ثقافت کے مطالعے کا ایک اہم موضوع سمجھی جاتی ہے۔

شادی، وراثت اور پیشوں پر ورن ویوستھا کے اثرات

ورن ویوستھا (वर्ण व्यवस्था) نے ہندو معاشرے میں شادی، وراثت اور پیشوں کے تعین پر نمایاں اثرات مرتب کیے۔ قدیم دھرم شاستروں میں عمومی طور پر یہ تصور پیش کیا گیا کہ ہر ورن کے افراد اپنے ہی ورن میں شادی کریں تاکہ سماجی نظم اور خاندانی روایات برقرار رہیں۔

اگرچہ بعض متون میں مختلف ورنوں کے درمیان انُلوم (अनुलोम) اور پرتیلوم (प्रतिलोम) شادیوں کا بھی ذکر ملتا ہے، لیکن ان کی سماجی حیثیت اور ان سے پیدا ہونے والی اولاد کے حقوق ایک جیسے نہیں سمجھے گئے۔ خصوصاً منواسمرتی اور دیگر دھرم شاستروں میں ان شادیوں کے بارے میں تفصیلی احکام موجود ہیں۔

وراثت کے معاملے میں بھی بعض قدیم شاستری متون میں اگر ایک شخص کی بیویاں مختلف ورنوں سے ہوں تو اولاد کے حصوں میں فرق بیان کیا گیا ہے۔ بعض نصوص کے مطابق برہمن بیوی کی اولاد کو زیادہ اور نچلے ورن کی بیوی کی اولاد کو نسبتاً کم حصہ دیا جاتا تھا، نیز بعض قیمتی املاک میں بھی ترجیح کا ذکر ملتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض قدیم شاستری قوانین میں وراثتی حقوق پر ورن کا اثر تسلیم کیا گیا تھا۔

پیشوں کے حوالے سے بھی ہر ورن کے لیے مخصوص ذمہ داریاں مقرر کی گئیں۔ برہمنوں کا کام تعلیم، ویدوں کی تعلیم و تدریس، یگیہ اور مذہبی رسومات انجام دینا تھا؛

کشتریوں کو حکمرانی، دفاع اور انتظامِ ریاست؛ ویشوں کو زراعت، تجارت، مویشی بانی اور مالی سرگرمیوں؛ جبکہ شودروں کو خدمت، دستکاری اور دیگر عملی پیشوں سے وابستہ کیا گیا۔ اگرچہ عملی زندگی میں وقت کے ساتھ اس تقسیم میں تبدیلیاں آتی رہیں، لیکن قدیم دھرم شاستروں میں ورن اور پیشے کے درمیان مضبوط تعلق بیان کیا گیا ہے۔

ہندو دھرم میں بیویوں کی تعداد اور وَرن کے مطابق شادی

قدیم ہندو دھرم میں شادی کا رشتہ صرف ذاتی یا گھریلو معاملہ نہیں تھا بلکہ سماج، ورن (ذات) اور دھرم کے ساتھ جڑا ہوا تصور تھا۔ اسی بنیاد پر چند دھرم شاستروں نے بیویوں کی تعداد اور ذات کے متعلق ضوابط بیان کیے، جن میں وسِشٹھ، بوڈھایَن دھرم سوتر اور منواسمرتی بنیادی مراجع ہیں۔ ان متون میں برہمن کے لیے چار، چھتریہ کے لیے تین، ویش کے لیے دو اور شودر کے لیے ایک بیوی کا ذکر ملتا ہے۔

شادی کی ذات کے بارے میں منواسمرتی، ادھیائے 3، شلوک 13 میں واضح طور پر بتاتی ہے کہ شوہر کے ورن کے مطابق کس ورن سے شادی کا درجہ کیا ہوگا۔ اس اصول کے مطابق، برہمن چاروں ورن میں سے بیوی رکھ سکتا ہے، چھتریہ تین نچلے ورن تک، ویش دو (اپنے یا شودر) اور شودر صرف اپنے ورن کے اندر شادی کر سکتا ہے۔ یہ نظام قدیم ہندوستان کے طبقاتی سماج، پیشہ ورانہ تقسیم اور مذہبی مراتب کے نظریے سے جڑا ہوا تھا۔

تاہم، یہ تمام احکام تاریخی اور تنقیدی مطالعے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آج کے دور میں Hindu Marriage Act 1955 کے مطابق تعدد ازواج اور ورن کی شرط قانونی بنیاد نہیں رکھتی؛ شادی صرف رضامندی، بالغ ہونا، اور یک زوجگی کے اصول پر قائم ہوتی ہے۔ اس لیے شاستریہ اصول مطالعہ کے لیے اہم ضرور ہیں، مگر عملی حیثیت موجودہ دور کے مذہبی/قانونی نظام میں نہیں۔

منواسمرتی (मनुस्मृति) کے مطابق:

शूद्रैव भार्या शूद्रस्य सा च स्वा च विशः स्मृते।
ते च स्वा चैव राज्ञश्च ताश्च स्वा च अग्रजन्मनः॥

ترجمہ: شودر مرد کے لیے صرف اپنی (شودر) عورت ہی بیوی بتائی گئی ہے۔ ویشیہ مرد کے لیے اس کی اپنی اور شودر عورت؛ کشتریہ (چھتریہ) مرد کے لیے اس کی اپنی اور وہ دونوں (ویشیہ وشودر) عورتیں؛ اور سب سے پہلے جنم لینے والے (براہمن) مرد کے لیے اپنی (براہمن) اور وہ تینوں (کشتریہ، ویشیہ، شودر) عورتیں بیوی بن سکتی ہیں۔ (منواسمرتی، ادھیائے 3، شلوک 13)

وسشٹھ دھرم سوتر (वसिष्ठ धर्मसूत्र) کے مطابق:

ब्राह्मणस्य चत्वार्युपपत्न्यः। क्षत्रियस्य त्रयः। वैश्यस्य द्वे। शूद्रस्य एकैव॥

ترجمہ: برہمن مرد کے لیے چار بیویاں، کشتریہ (چھتریہ) کے لیے تین، ویشیہ کے لیے دو، اور شودر کے لیے صرف ایک ہی بیوی بتائی گئی ہے۔

(وسشٹھ دھرم سوتر (वसिष्ठ धर्मसूत्र)، ادھیائے 11، سوتر 34-37)

بوڈھاین دھرم سوتر (बौधायन धर्मसूत्र) کے مطابق:

चतस्रो ब्राह्मणस्य आनुलोम्येन भार्या भवन्ति तिस्रः क्षत्रियस्य द्वे
वैश्यस्यैका शूद्रस्य॥

ترجمہ: برہمن تمام چاروں ورن کی بیوی رکھ سکتا ہے، چھتریہ تین (اپنے سے نچلے طبقات تک)، ویشیہ دو (اپنے اور شودر سے)، شودر صرف شودر سے شادی کر سکتا ہے۔ (وڈھائین دھرم سُوتر (बौधायन धर्मसूत्र)، پراشن 1، ادھیائے 8، سوتر 2-5)

قدیم ہندو دھرم شاستروں، خصوصاً منواسمرتی، وسشٹھ دھرم سوتر اور باودھاین دھرم سوتر میں مختلف ورنوں (طبقات) کے مردوں کے لیے شادی کے الگ الگ احکام

بیان کیے گئے ہیں۔ ان نصوص کے مطابق برہمن مرد کو اپنے ورن کے علاوہ نچلے ورنوں کی عورتوں سے بھی شادی کی اجازت دی گئی، کشتریہ کو اپنے اور اس سے نچلے ورنوں تک، ویشیہ کو اپنے اور شودر ورن تک، جبکہ شودر کو صرف اپنے ہی ورن میں شادی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

بعض دھرم شاستروں میں اسی بنیاد پر مختلف ورنوں کے مردوں کے لیے بیویوں کی تعداد بھی مختلف بیان کی گئی ہے؛ مثلاً برہمن کے لیے چار، کشتریہ کے لیے تین، ویشیہ کے لیے دو اور شودر کے لیے ایک بیوی کا ذکر ملتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم ہندو شاستری قوانین میں شادی کے احکام اور بعض صورتوں میں تعددِ ازدواج بھی ورن (ذات) کی بنیاد پر مرتب کیے گئے تھے۔

اسی طرح ہندو مذہبی روایات اور مختلف مذہبی گرنتھوں میں بعض اہم دیوی دیوتاؤں اور قابلِ تعظیم شخصیات، جیسے برہما، وشنو، شیو (مہیش)، شری رام، شری کرشن، ش ؤ کر وغیرہ کے بارے میں بھی ایک سے زیادہ بیویوں یا مختلف اہلیاؤں کا ذکر ملتا ہے۔ تاہم یہ بیانات تمام گرنتھوں میں یکساں نہیں، بلکہ مختلف پرانوں، اتہاس اور مذہبی روایات میں ان کی تعداد اور تفصیلات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ذیل میں ان اہم شخصیات کی اہلیاؤں سے متعلق مشہور روایات اور ان کے مستند حوالہ جات پیش کیے جاتے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

برہما (ब्रह्मा) کی بیویوں کی تعداد

ہندو دھرم کی روایت میں برہما کی بیویوں کے بارے میں ایک ہی تعداد پر اتفاق نہیں ملتا، بلکہ مختلف پرانک کتب میں ان کا ذکر مختلف انداز سے ہوا ہے۔ سب سے زیادہ مستند مانا جانے والا ذکر یہ ہے کہ برہما کی اہم اور اولین اہلیہ سرسوتی (सरस्वती) ہیں، جسے علم، وید اور ودیا کی دیوی کہا گیا ہے؛ اس کا حوالہ بَرمہ ویَورت پران (ब्रह्मवैवर्त पुराण) میں ملتا ہے جہاں سرسوتی کو برہما کی اہلیہ اور علم کی شکتی قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح سکند پران

(स्कन्द पुराण) میں ساوتری (सावित्री) کو بھی برہما کی پتنا کے روپ میں پوجا گیا ہے، جب کہ دیوی بھاگوت پران (देवी भागवत पुराण) میں گایتری (गायत्री) کو بھی برہما کی اہلیہ بتایا گیا ہے جو تینوں ویدوں کی شکتی مانی جاتی ہے۔ اس طرح مستند شاستر یہ حوالوں کے مطابق برہما کی کم سے کم ایک اور زیادہ سے زیادہ تین اہلیائیں (سرسوتی، ساوتری، گایتری) بیان کی گئی ہیں، جن میں سے سرسوتی سب سے مرکزی اور متفقہ مانی جاتی ہیں۔

۱۔ سرسوتی برہما کی اہلیہ

सरस्वतीं प्रजापतिर्विद्याधिष्ठात्रीं प्रजाः सृजन्।

ترجمہ: جب برہما (پرجاپتی) نے خلقِ عالم کا ارادہ کیا تو انہوں نے سرسوتی کو اپنی اہلیہ اور علم کی دیوی کے طور پر قبول کیا۔ (برَمہ ویورت پران، برہما کھنڈ، ادھیائے 21، شلوک 1)

۲۔ ساوتری

सावित्री पत्निरूपेण ब्रह्मणोऽभ्यर्च्यते सदा।

ترجمہ: ساوتری برہما کی اہلیہ کے روپ میں ہمیشہ پوجی جاتی ہے۔
(سکند پران، کاشی کھنڈ، ادھیائے 59، شلوک 35)

۳۔ گایتری

गायत्री ब्रह्मपत्नी च वेदत्रयीमयी शुभा।

ترجمہ: گایتری برہما کی اہلیہ کہلاتی ہے، وہ تینوں ویدوں کی شکتی اور شبھ (مبارک) دیوی ہے۔ (دیوی بھاگوت پران، اسکند 1، ادھیائے 4)

وِشنو (विष्णु) کی بیویوں کی تعداد

ہندو دھرم کے مطابق وِشنو کی تین اہلیائیں مانی جاتی ہیں: لکشمی، بھومی دیوی اور نیلا دیوی۔ لکشمی کو وشنو کی اہم اور اولین پتنی اور شری/سمرِدّھی کا روپ کہا گیا ہے۔ بھومی دیوی کو زمین اور مادری شکتی کے روپ میں وشنو کی پتنی بتایا گیا ہے، جبکہ نیلا دیوی کا ذکر خصوصاً

وشنو پران اور پدم پران میں ہوتا ہے جہاں انہیں وشنو کے ساتھ ویکنٹھ دھام میں واقع مانا گیا ہے۔اس بنیاد پر شاستر یہ روایت میں وِشنو کی تین بیویوں کا ذکر مستند طور پر پائے جاتا ہے۔

۱۔لکشمی (लक्ष्मी) دولت، شری وسمرِدّھی کی دیوی

۲۔بھومی دیوی (भूमि देवी) دھرتی / زمین کی دیوی

۳۔نیلا دیوی (नीला देवी) کرپا/ میٹھاس/ رحمت کی شکتی (خصوصاً شری ویشنَو اور جنوبی بھارت کی روایت میں)

लक्ष्मीर्भूमिर्नीलादेवी विष्णोः पत्न्यस्त्रयो मताः।

ترجمہ: لکشمی، بھومی دیوی اور نیلا دیوی یہ تینوں وشنو کی اہلیائیں مانی گئی ہیں۔

(وشوکسین سمہتا، پانچراتر آگم؛ سنجکتا گپتا، لکشمی تنتر، ای۔جے۔برِل، لیڈن (ہالینڈ)، 1972ء۔اس روایت کے مطابق شری دیوی (لکشمی)، بھودیوی اور نیلا دیوی بھگوان وشنو کی ازواج/شکتیاں مانی جاتی ہیں)

विष्णुः शक्तिमांस्तस्य शक्तिरहमविनाभाविनी ।

अहं श्रीः सर्वलोकानां जननी सर्वमङ्गला ॥

ترجمہ: وشنو شکتی مان (طاقت والے) ہیں اور میں ان کی کبھی جدا نہ ہونے والی شکتی (طاقت) ہوں۔میں ہی شری ہوں، تمام جہانوں کی ماں (جننی) اور سب کا منگل (بھلا) کرنے والی ہوں۔(لکشمی تنتر، ادھیائے 2 (شکتی سوروپ نرودھنم)، شلوک 12)

भूमिर्देवी विष्णुपत्नी जगदम्बा च पावनी ।

सर्वधारा च सर्वज्ञा सर्वसम्पत्प्रदा सती ॥

ترجمہ: بھومی دیوی، بھگوان وشنو کی اہلیہ، جگدمبا (کائنات کی ماں) اور پاک کرنے والی ہیں۔وہ سب کو سہارا دینے والی، سب کچھ جاننے والی، تمام نعمتیں دینے والی اور ستی (پاکدامن) ہیں۔(برہم ویورت پران، پرکرتی کھنڈ، ادھیائے 8، شلوک 44)

नश्रीर्भूमिकेति गदितं रूपत्रयमिदं हरेः ।

नीला च त्रिविधा शक्तिः कथ्यते तत्त्ववेदिभिः ॥

ترجمہ: حقیقت کو جاننے والے (تتو ویدیا) کہتے ہیں کہ ہری (وشنو) کی تین شکتیاں ہیں جنہیں شری (لکشمی)، بھومی اور نیلا کہا جاتا ہے، جو ان کے ساتھ رہتی ہیں۔ (پدم پران، اترکھنڈ، ادھیائے 228 (کچھ نسخوں میں ادھیائے 256)، شلوک 14-15)

مہیش/مہادیو/شیو (महादेव/महेश/शिव) کی بیویوں کی تعداد

ہندو دھرم کی شاستریہ روایات کے مطابق مہیش/شیو (शिव/महेश) کی ایک ہی اہلیہ مانی جاتی ہیں جو مختلف جنم اور روپوں میں ظاہر ہوتی ہیں۔ پہلے جنم میں وہ سَتی (सती) کے نام سے پیدا ہوئیں۔ سَتی کے تیاگ کے بعد وہ دوبارہ پاروتی / اوما / گوری (पार्वती/उमा/गौरी) کے روپ میں جنم لیتی ہیں اور اسی شکتی کو شیو پران، رودر سنہیتا، سرسٹی کھنڈ میں شیو کی پتنی اور جگت ماتا کہا گیا ہے، جبکہ سکند پران میں بیان ہے کہ پاروتی نے شنکر کو اپنے پتی کے طور پر پایا۔

اس طرح شاستریہ طور پر شیو کی ایک ہی بیوی ہے، لیکن اس ایک دیوی شکتی کے متعدد نام اور اوتار سَتی، پاروتی، اوما، گوری، درگا، کالی وغیرہ اس حقیقت کی علامت ہیں کہ شیو۔شکتی کا رشتہ ایک ہی ایقا اور ایک پتنی ورت کا نمونہ ہے، نہ کہ تعدد ازدواج کا۔

सा सती लोकमाता च दक्षस्य दुहिता शुभा ।
तपसा शङ्करं प्राप्य पत्नी तस्य बभूव ह ॥

ترجمہ: وہ سَتی، جو کائنات کی ماں (لوک ماتا) اور دکش کی بابرکت بیٹی تھیں؛ انہوں نے اپنی کٹھن تپسیا کے ذریعے شنکر (بھگوان شیو) کو حاصل کیا اور ان کی پتنی (اہلیہ) بنیں۔ (شیو پران، رودر سنہیتا، ستی کھنڈ، ادھیائے 1، شلوک 10)

उमा पत्नी महेशस्य जगन्माता सती शुभा ।
शिवा सर्वोपकाराय रूपाणि कुरुते हि सा ॥

ترجمہ: اُما/ پاورتی، مہیش (شیو) کی اہلیہ، جگنماتا (دنیا کی ماں)، ستی اور انتہائی

بابرکت ہیں۔ وہ شیوا (کائناتی توانائی) سب کے بھلے کے لیے مختلف روپ دھارن کرتی ہیں۔ (شیو پران، رودر سنہیتا: سرسٹی کھنڈ، ادھیائے 12، شلوک 27)

شری رام (राम) کی پتنی

ہندو دھرم کی شاستریہ اور پرانک روایات کے مطابق بھگوان رام (राम) کی صرف ایک ہی پتنی تھیں سیتا (सीता)۔ رام کو "एकपत्नीव्रत" (ایک پتنی ورت) یعنی صرف ایک اہلیہ رکھنے والے کا مثالی نمونہ مانا جاتا ہے، اور یہی ان کے دھرم، چریتر اور آدرش راج دھرم کی بنیاد ہے۔

والمی کی رامائن کے متعدد مقامات پر رام کو "ایک پتنی ورت" کہا گیا ہے، یعنی وہ زندگی بھر صرف ایک ہی اہلیہ رکھنے والے رہے۔ سندر کانڈ میں ان کا "ایک پتنی ورت" ہونا واضح ہے، جبکہ ارنّیہ کانڈ میں سیتا انہیں واحد شوہر کے طور پر اپنا سنکلپ دیتی ہیں۔ اس شاستریہ بنیاد پر رام یک زوجگی، وفاداری، اور آدرش گرہستھ دھرم کی مثال سمجھے جاتے ہیں اور ہندو سنسکرتی میں رام-سیتا کا جوڑا کامل و مثالی شادی کا نمونہ ہے۔

एको पत्नीव्रतधरः श्रीमान् रामो महायशाः ।
राजीवलोचनः श्रीमान् धर्ममार्गे व्यवस्थितः ॥

ترجمہ: خوبصورت کمل جیسی آنکھوں والے (راجیولوچن) اور عظیم شہرت کے مالک شری رام ایک پتنی ورت (صرف ایک بیوی رکھنے کے دھرم) پر قائم رہنے والے اور ہمیشہ دھرم کے راستے پر چلنے والے ہیں۔ (پدم پران، پاتال کھنڈ، ادھیائے 34)

اسی طرح والمیکی رامائن کے سندر کانڈ میں ماتا سیتا جی ہنومان جی سے بات کرتی ہیں، تو وہ شری رام کی صفات بتاتے ہوئے واضح کرتی ہیں کہ رام جی نے اپنی زندگی میں کبھی دوسری بیوی لانے کا سوچا بھی نہیں:

न चान्यं मनसापि त्वं भार्यार्थे चिन्तयिष्यसि ।
त्वया सह मया भूयो विहर्तव्यं वनेष्वपि ॥

ترجمہ: اور (شری رام نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ) تمہارے سوا میں اپنی زندگی میں کسی دوسری عورت کو بیوی بنانے کا دل میں (من سے بھی) خیال نہیں لاؤں گا، اور مجھے تمہارے ساتھ ہی دوبارہ بنوں (جنگلوں) میں بھی رہنا قبول ہے۔ (والمیکی رامائن، سندر کانڈ، سرگ 36، شلوک 30)

अनन्यराघवा चाहं भास्करेण प्रभा यथा ।
उपलक्षणमात्रोऽयं रावणो नात्र संशयः ॥

ترجمہ: جس طرح سورج سے اس کی روشنی (پربھا) کو الگ نہیں کیا جا سکتا، اسی طرح میں بھی شری رام سے کبھی الگ نہیں ہوسکتی (انہی کی ہوکر رہوں گی)۔ اے راون! اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ میرا یہ سنکلپ اٹل ہے۔
(والمیکی رامائن، ارنیہ کانڈ، سرگ 56، شلوک 6)

شری کرشن (कृष्ण) کی بیویوں کی تعداد

شری کرشن (कृष्ण) کی بیویوں کے بارے میں دو طرح کا شاستریہ ذکر ملتا ہے:

(۱) اہم/راج رانیوں کی تعداد: 8 (अष्टमहिषी)

(۲) کل رانیوں کی تعداد: 16108

ہندو دھرم کی پرانک روایات کے مطابق شری کرشن کی 8 اہم رانیوں (अष्टमहिषी) کا ذکر بھگوت پران (اسکند 10، ادھیائے 58-61) میں ملتا ہے، جن میں رُکمنی، ستیہ بھاما، جامباوتی، کالندی، بھدرہ، لکشمنا، ننگا جتی اور میتری شامل ہیں۔ اسی پران میں بیان ہے کہ کرشن نے 16 ہزار سے زائد خواتین کو نرکاسر کی قید سے آزاد کرا کے سماج میں عزت اور مقام دلانے کے لیے انہیں بطور پتنی قبول کیا (بھگوت پران 10.61)، جس سے مجموعی طور پر 16108 کا عدد سامنے آتا ہے۔

شاستریہ طور پر اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کرشن کی 8 راج رانیوں اور کل ملا

کر16108 اہلیائیں بیان ہوئی ہیں، مگر بنیادی مذہبی حیثیت میں 8 اہم رانیوں کو خاص مقام حاصل ہے۔ اس 8 اہم رانیوں (अष्टमहिषी) کا بھاگوت پُران میں اس طرح ذکر آیا ہے:

रुक्मिणी सत्यभामा च गान्धारी जाम्बवत्यपि ।
कालिन्दी मित्रविन्दा च लक्ष्मणा च सुशीला च ॥
एता अष्टौ महिष्यो याः प्रधानाः परिकीर्तिताः ॥
ततोऽन्याः षोडशसहस्रं बभूवुः कृष्णपत्न्यः ॥

ترجمہ: شُک دیو جی نے کہا: رکمینی، ستیہ بھاما، ننگن جیتی (جسے گندھاری بھی کہا جاتا ہے)، جامبووتی، کالندی، مترونداء لکشمنا اور سُشیلا (بھدرا)؛ یہ آٹھ بھگوان کرشن کی وہ رانیاں (مہیشیاں) ہیں جو سب سے اہم اور پردھان مانی گئی ہیں۔ اوران کے علاوہ، سولہ ہزار (16000) دیگر خواتین تھیں جو شری کرشن کی پتنیوں کے روپ میں رہیں۔ (بھاگوت پران، اسکند 10، ادھیائے 61، شلوک 1 اور 2)

रुक्मिणी सत्यभामा च जाम्बवत्यथ लक्ष्मणा ।
कालिन्दी मित्रविन्दा च शैब्या या च चरुहासिनी ॥

ترجمہ: رکمینی، ستیہ بھاما، جامبووتی، لکشمنا، کالندی، مترونداء اور خوبصورت مسکراہٹ والی شیبیا (جسے مِترا یا ننگنجیتی بھی کہا جاتا ہے) یہ سب شری کرشن کی مہیشیاں ہیں۔ (وشنو پران، پانچواں حصہ، ادھیائے 28، شلوک 2)

شری کرشن کی 8 پٹرانیوں کے نام

۱۔ رُکمنی (रुक्मिणी-Rukmini) راجکمار بھیشمک کی بیٹی اور سب سے پہلی پٹرانی۔
۲۔ ستیہ بھاما (सत्यभामा-Satyabhama) ستراجِت کی بیٹی۔
۳۔ جامبووتی (जाम्बवती-Jambavati) جامبوان (Jambavan) کی بیٹی۔
۴۔ نگن جِتی (नाग्नजिती / नग्नजिती-Nagnajiti) راجہ نگن جِت کی بیٹی (ان کا ایک نام

ستیا بھی ہے)۔

۵۔ مِترَ وِندا (Mitravinda-मित्रविन्दा) اونتی کی راجکماری (آپ نے جو مِتر الکھا ہے، پرانوں میں ان کا پورا نام مترِ وندا آتا ہے)۔

٦۔ بھدرا (Bhadra-भद्रा) کیکئی ملک کی راجکماری (ان کا ایک نام سُشیلا بھی ملتا ہے)۔

۷۔ کالندی (Kalindi-कालिन्दी) سوریہ دیو (سورج) کی بیٹی اور جمنا ندی کا روپ۔

۸۔ لکشمنا (Lakshmana-लक्ष्मणा) مدردیش کی راجکماری۔

16000 بیویوں کا ذکر

भूमिसुतो निहतस्तस्य बन्धनस्थाश्च योषितः ।
षोडशैव सहस्राणि मुक्ताः कृष्णेन सर्वशः ॥
ताश्च कृष्णं पतिं चक्रुः सर्वलोकैकसुन्दरम् ॥

ترجمہ: جب بھومی کے بیٹے (نرکاسُر) کا وادھ ہوا، تو اس کے قید خانے میں موجود تمام سولہ ہزار (16000) خواتین کو شری کرشن نے مکمل طور پر آزاد کرایا۔ ان سب نے کائنات کے سب سے خوبصورت شری کرشن کو (سماجی تحفظ اور عزت کے لیے) اپنے پتی (شوہر) کے روپ میں قبول کیا۔

(بھاگوت پران، اسکند 10، ادھیائے 59، شلوک 33-35)

16108 بیویوں کا ذکر

राजपत्न्यः सहस्राणि षोडशैकशतानि च ।
तासां प्रसूतिः प्रसूता एकैकस्यां दशावरा ॥

ترجمہ: شری کرشن کی راج پتنیوں (رانیوں) کی تعداد سولہ ہزار اور اوپر سے ایک سو (یعنی 16,100) اور آٹھ (کل: 16,108) تھی۔ ان میں سے ایک ایک رانی کے بطن سے دس دس (10) سے کم بچے پیدا نہیں ہوئے (یعنی ہر رانی کے کم از کم دس بیٹے اور ایک بیٹی تھی)۔ (بھاگوت پران، اسکند 10، ادھیائے 90، شلوک 29)

نوٹ: شری کرشن جی کی کل رانیاں 16108 تھیں، جبکہ صرف نرکاسُر کی قید سے آزاد کرائی گئی خواتین کی تعداد 16000 تھی۔

راجہ دشرتھ (राजा दशरथ) کی بیویاں

ہندو مذہبی روایت اور والمیکی رامائن کے مطابق راجہ دشرتھ کی تین رانیاں/ پتنیاں تھیں:

۱۔ کوسلیہ (कौसल्या) رام کی ماتا
۲۔ کیکئی (कैकेयी) بھارت کی ماتا
۳۔ سُمِترا (सुमित्रा) لکشمن اور شترو گھن کی ماتا

कौसल्या च महाभागा कैकेयी च सुमित्रा च ।
राज्ञो दशरथस्यासन् पत्नी धर्मपतिव्रताः ॥

ترجمہ: مہابھاگی کوسلیہ، کیکئی اور سُمِترا یہ تینوں راجہ دشرتھ کی پتنی تھیں، جو دھرم پراستھت پتی ورتا تھیں۔ (والمیکی رامائن، بالا کانڈ، سرگ 8، شلوک 12)

ارجن (अर्जुन) کی پتنیوں کی تعداد

ارجن کی چار پتنیاں تھیں: دراوپدی، سُبھدرا، اُلوپی اور چترانگدا جن کا ذکر مہابھارت (آدی پرب) کے مختلف ابواب میں ملتا ہے۔ مہابھارت کے آدی پربکے مطابق ارجن کی یہ چاروں شادیاں ان کے بارہ سال کے بن باس (جلاوطنی) اور اس کے آس پاس کے واقعات کے دوران ہوئیں تھیں۔ جن کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ دراوپدی (द्रौपदी)

تفصیل: ارجن نے دراوپدی کے سویمور میں مچھلی کی آنکھ پر نشانہ لگا کر انہیں جیتا تھا۔ بعد میں ماتا کنتی کے انجانے میں دیے گئے حکم کی وجہ سے دراوپدی پانچوں پانڈووں کی مشترکہ پتنی بنیں۔

(مہابھارت، آدی پرب۔ دراوپدی سویمور، ودر بھاگ: آدی پرب، ادھیائے 186-194 میں ارجن کی جانب سے دراوپدی کا سویم ور (स्वयंवर) جیتنا اور پھر شادی)

۲۔ سبھدرا (सुभद्रा)

تفصیل: سبھدرا بھگوان کرشن اور بلرام کی بہن تھیں۔ ارجن ان سے محبت کرتے تھے، اور بھگوان کرشن کے مشورے پر انہوں نے دوارکا سے سبھدرا کا ہرن (رتھ پر بھگا کر لے جانا) کیا، جس کے بعد ان کی باقاعدہ شادی ہوئی۔ ان کے بیٹے کا نام ابھی منیو تھا۔

(مہابھارت، آدی پرب، سبھدرا ہرن پرب اور وواہ پرب، ادھیائے 219-221)

۳۔ اُلوپی (उलूपी)

تفصیل: جب ارجن اپنے بارہ سال کے بن باس پر تھے، تو گنگا ندی میں غسل کے دوران ناگ راج کوروپہ کی بیٹی اُلوپی ان پر موہت ہو گئیں اور انہیں ناگ لوک لے گئیں۔ وہاں ارجن نے ان کی خواہش پر ان سے شادی کی، جس سے ان کا ایک بیٹا ایراوان پیدا ہوا۔ (مہابھارت، آدی پرب (ارجن ونواس پرب)، ادھیائے 212-214)

۴۔ چترانگدا (चित्रांगदा)

تفصیل: اپنے بن باس کے دوران ارجن گھومتے ہوئے منی پور پہنچے۔ وہاں کے راجہ چترواہن کی بیٹی چترانگدا کو دیکھ کر وہ ان پر مائل ہوئے۔ راجہ کی شرط کے مطابق ان سے پیدا ہونے والا بیٹا منی پور کا ولی عہد بننا تھا، جس پر ارجن نے شادی کی۔ ان کے بیٹے کا نام ببروواہن تھا۔

(مہابھارت، آدی پرب۔ ارجن کا منی پور میں چترانگدا سے ملنا اور بیاہ: آدی پرب، ادھیائے 215-217)

خلاصہ

قدیم ہندو دھرم شاستروں میں شادی کے احکام ورن (ذات) کے نظام سے گہرا تعلق رکھتے تھے۔ وسشٹھ دھرم سوتر، بوڈھایَن دھرم سوتر اور منواسمرتی کے مطابق برہمن،

کشتر یہ، ویش اور شودر کے لیے بیویوں کی تعداد اور مختلف ورنوں میں شادی کے الگ الگ ضوابط مقرر کیے گئے تھے۔

تاہم یہ احکام قدیم سماجی و مذہبی نظام کی نمائندگی کرتے ہیں، جبکہ موجودہ ہندوستانی قانون (Hindu Marriage Act, 1955) کے تحت یک زوجگی اور باہمی رضامندی کو قانونی بنیاد حاصل ہے، اس لیے یہ شاستری اصول اب صرف تاریخی اور مذہبی مطالعے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اسی طرح ہندو مذہبی روایات میں مختلف دیوتاؤں، اوتاروں اور عظیم شخصیات کی ازدواجی زندگی بھی یکساں نہیں ملتی۔ بعض شخصیات، جیسے برہما، وشنو، کرشن، دشرتھ اور ارجن کے بارے میں متعدد بیویوں کا ذکر مختلف پرانوں اور مہاکاویوں میں موجود ہے، جبکہ شیو کی ایک ہی بنیادی شکتی (ستی/ پاروتی) اور شری رام کی ایک ہی اہلیہ سیتا کا تصور پیش کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے رام کو ''ایک پتنی ورت'' (एकपत्नीव्रत) کا مثالی نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ہندو مذہبی ادب میں ازدواجی تصورات مختلف شخصیات اور روایات کے لحاظ سے متنوع اور متعدد صورتوں میں بیان ہوئے ہیں۔

اسلام پر اکثر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس نے مرد کو چار بیویاں رکھنے کی اجازت دی ہے، حالانکہ یہ اجازت مطلق یا بے قید نہیں بلکہ سخت شرائط اور واضح حکمتوں کے ساتھ دی گئی ہے۔

قرآن مجید نے ایک سے زیادہ شادی کو عدل، مساوی حقوق اور ذمہ داری کی پابندی سے مشروط کیا ہے، اور اگر انصاف نہ کر سکنے کا اندیشہ ہو تو صرف ایک ہی بیوی پر اکتفا کرنے کا حکم دیا ہے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے تعددِ ازواج کو خواہشِ نفس کی تکمیل کے لیے نہیں بلکہ مخصوص معاشرتی ضرورتوں اور انسانی مصلحتوں کے پیشِ نظر محدود اجازت دی ہے۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق تعددِ ازواج کی حکمتوں میں بیواؤں اور یتیموں کی کفالت، جنگوں یا دیگر حالات میں عورتوں کی تعداد بڑھ جانے کی صورت میں ان کے لیے باعزت خاندانی زندگی فراہم کرنا، معاشرتی بے راہ روی کا سدباب، اور بعض خاندانی وطبی ضرورتوں کا حل شامل ہے۔

اس لیے اسلام میں چار بیویوں کی اجازت ایک ذمہ داری، عدل اور معاشرتی اصلاح کا نظام ہے، نہ کہ مرد کو بے قید وشرط متعدد شادیاں کرنے کا اختیار۔

اگر اسلام میں چار بیویوں کی اجازت پر اعتراض کیا جاتا ہے، تو یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ قدیم ہندو مذہبی متون اور روایات میں بھی متعدد شخصیات کے لیے کثرتِ ازدواج کا ذکر موجود ہے۔

دھرم شاستروں میں بعض ورنوں کے لیے ایک سے زیادہ شادی کی اجازت دی گئی ہے، جبکہ پرانوں اور رزمیہ روایات میں برہما، وشنو، شری کرشن، راجہ دشرتھ اور ارجن سمیت متعدد شخصیات کی ایک سے زیادہ بیویوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ اس بنا پر صرف اسلام کو تعددِ ازواج کی بنیاد پر ہدفِ تنقید بنانا علمی دیانت کے خلاف ہے، کیونکہ اس کا ذکر دیگر مذہبی روایات میں بھی پایا جاتا ہے۔

البتہ دونوں نظاموں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اسلام نے تعددِ ازواج کو زیادہ سے زیادہ چار بیویوں تک محدود کیا، اسے عدل، مساوات اور حقوق کی سخت پابندی کے ساتھ مشروط کیا، جبکہ قدیم ہندو روایات میں متعدد مقامات پر اس کی تعداد متعین نہیں ملتی اور مختلف شخصیات کے بارے میں بہت زیادہ بیویوں کا ذکر بھی موجود ہے۔

کثرتِ ازدواج (Polygamy) صرف اسلام تک محدود نہیں بلکہ یہ مختلف مذاہب اور قدیم تہذیبوں میں بھی رائج رہی ہے۔ ہندو مذہبی متون میں بعض دیوتاؤں، اوتاروں، بادشاہوں اور سورماؤں کی متعدد بیویوں کا ذکر ملتا ہے۔

اسی طرح یہودی مذہبی صحائف (عہدِ قدیم) میں متعدد انبیاء اور بادشاہوں کی ایک سے زیادہ بیویوں کا تذکرہ موجود ہے۔ عیسائیت کے ابتدائی دور میں بھی عہدِ قدیم کی یہ روایات تسلیم کی جاتی رہیں، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تعددِ ازواج کی صریح ممانعت کا کوئی مستقل حکم نہیں دیا، البتہ بعد میں کلیسائی قوانین کے ذریعے یک زوجگی کو عام مذہبی ضابطہ بنا دیا گیا۔

Christianity کے ابتدائی ادوار اور قدیم یورپی معاشروں میں بھی ایک سے زیادہ عورتوں سے تعلقات اور تعددِ ازدواج مختلف صورتوں میں موجود تھا۔ اگرچہ بعد میں کلیسا (Church) نے رفتہ رفتہ ایک بیوی کے نظام (Monogamy) کو ترجیح دی، لیکن بائبل میں کہیں بھی صراحت کے ساتھ تعددِ ازدواج کو حرام قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ بائبل میں متعدد انبیاء اور بزرگ شخصیات کی ایک سے زیادہ بیویوں کا ذکر خود موجود ہے۔

خصوصاً ابتدائی یورپی قبائلی معاشروں، جرمن قبائل اور بعض فرانک (Frankish) حکمرانوں میں ایک سے زیادہ بیویاں یا عورتیں رکھنا اقتدار، دولت اور سیاسی اتحاد کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ مثال کے طور پر فرینک بادشاہ Charlemagne کے متعلق تاریخی کتب میں ذکر ملتا ہے کہ اس کی متعدد بیویاں اور داشتائیں تھیں۔ اسی طرح یورپ کے کئی بادشاہ سیاسی اتحاد مضبوط کرنے کے لیے مختلف خاندانوں میں شادیاں کرتے تھے۔

مشہور مؤرخ Will Durant اپنی معروف کتاب The Story of Civilization میں قدیم اقوام اور یورپی معاشروں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ حکمران طبقات، بادشاہوں اور سرداروں کے لیے متعدد عورتوں سے تعلقات اور کئی بیویاں رکھنا ایک عام سماجی روایت تھی

اسی طرح مصر، بابل، آشور، فارس، یونان، روم، چین اور افریقہ کی متعدد قدیم تہذیبوں میں بھی ایک سے زیادہ بیویاں رکھنا معاشرتی طور پر معروف تھا، خصوصاً بادشاہوں، امراء اور بااثر طبقات میں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ کثرتِ ازدواج تاریخ

انسانی کا ایک قدیم سماجی نظام رہا ہے، جو مختلف مذاہب اور تہذیبوں میں مختلف صورتوں میں موجود تھا۔

اسلام نے اس قدیم رواج کو ختم کرنے کے بجائے اسے زیادہ سے زیادہ چار بیویوں تک محدود کیا، عدل و مساوات کی شرط عائد کی، اور بیویوں کے حقوق کی ادائیگی کو لازمی قرار دے کر اسے ایک منظم اور ذمہ داری پر مبنی نظام کی شکل دی۔ والسلام

دعاؤں کا طالب

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی